عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۲۴ تا ۳۰ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷ جنوری ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۱

شاتمِ رسول کی سزا

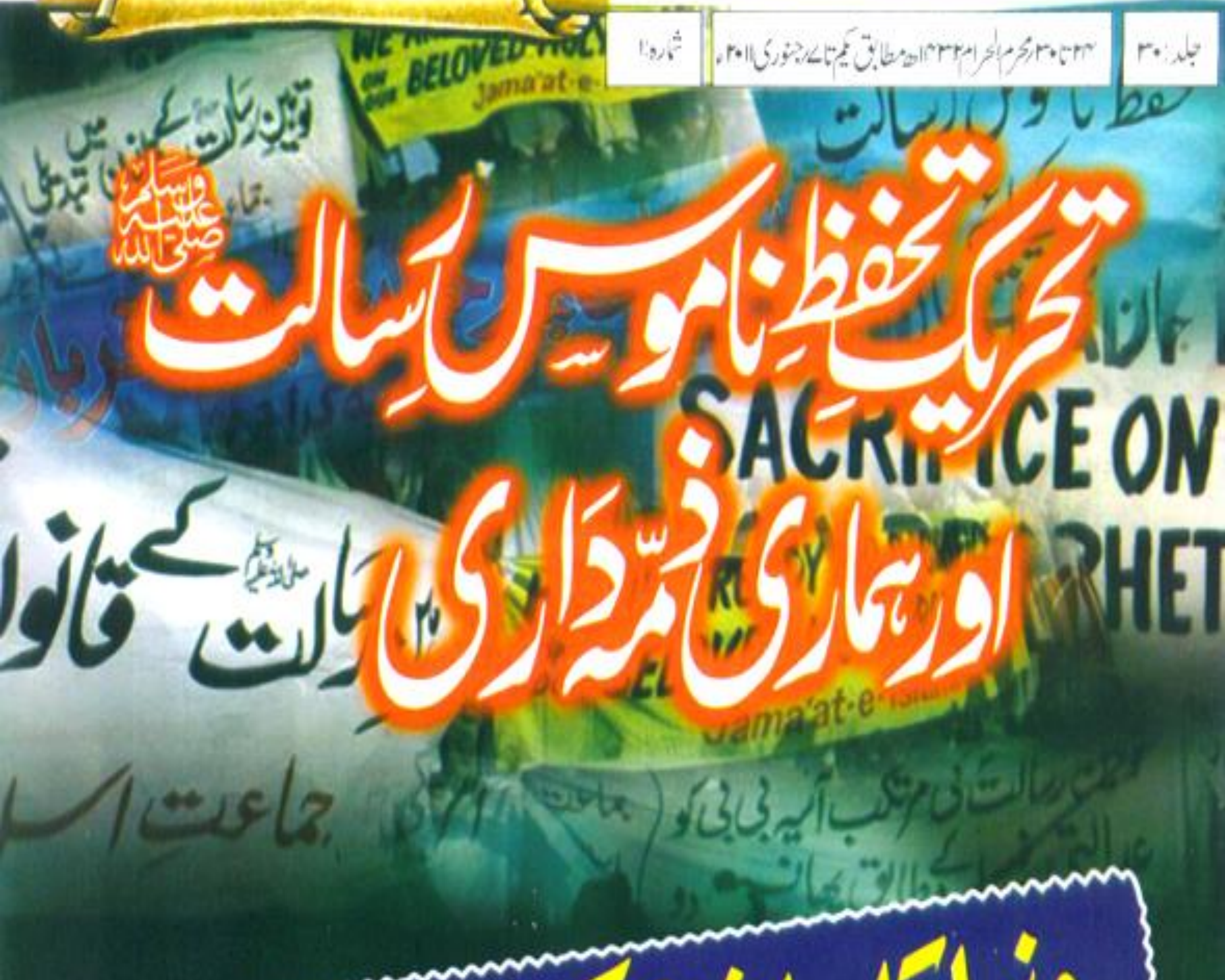

تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ اور ہماری ذمہ داری

مرزا قادیانی کا ایک سچا دعویٰ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.
http://www.khatm-e-nubuwwat.

کتے کے شر سے بچنے کے لئے

مسز رشید، کراچی

س:......راستے میں ملنے والے کسی کتے کو اگر "من قطمیر" کہہ کر قسم دی جائے تو وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا، کیا یہ بات درست ہے؟

ج:......اگر کسی نے تجربہ کیا ہو تو بعید نہیں کہ کسی کتے کو "من قطمیر" کہہ دیا جائے تو وہ نقصان نہ پہنچائے۔ بہرحال اصحاب کہف کے کتے کا نام "قطمیر" تھا۔ بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ آیت الکرسی میں لفظ "ولا یؤدہ" پڑھ کر دم کیا جائے تو نقصان نہیں پہنچاتا۔ بہرحال یہ سب تجربات ہیں، قرآن وحدیث میں ایسی کوئی ہدایت نہیں ہے۔

نماز میں الٹی چادر اوڑھنا

ص-ع-ش، شکارپور

س:......کیا یہ درست ہے کہ اگر کوئی خاتون نماز پڑھ رہی ہو اور اس نے جو چادر اوڑھی ہوئی ہو، اگر وہ الٹی ہو (یعنی اس پر جو ڈیزائن وغیرہ ہو وہ بھی الٹے نظر آ رہے ہوں چادر الٹی پہننے کی وجہ سے) تو اس سے نماز نہیں ہوتی ہے؟

ج:......نماز ہو جاتی ہے، مگر بہتر ہے کہ کپڑے کو سلیقے سے پہنا جائے، کیونکہ آپ بارگاہ الٰہی میں کھڑی ہیں اور جس طرح کسی تقریب میں آپ الٹا کپڑا پہن کر جانے کو عیب سمجھتی ہیں، نماز میں الٹا کپڑا پہننا نماز کی عظمت اور بارگاہ الٰہی کی شان کے خلاف ہے۔

س:......میرے ساتھ یہ مسئلہ ہے کہ میں جب بھی نماز پڑھتی ہوں تو آنکھیں بند کر کے پڑھتی ہوں، اس طرح مجھے سکون بھی ملتا ہے، مزہ بھی آتا ہے، کیا آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے سے نماز کے ثواب میں کوئی فرق تو نہیں آئے گا؟

ج:......قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے، تاہم اگر ابتداً نماز میں دل لگانے کے لئے کوئی ایسا کرے تو جواز ہے۔

س:......اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو اس کے بدلے کوئی اور دعا یا تین بار "قل ھو اللہ احد" یعنی سورۂ اخلاص پڑھنا ٹھیک ہے؟

ج:......دعائے قنوت یاد کریں، جب تک یاد نہ ہو کوئی دوسری دعا پڑھ لیا کرے، سورۂ اخلاص نہ پڑھے۔

تین طلاق ہوگئیں

سردار نثار بیگ، ایبٹ آباد

س:......ہمارا ایک برخوردار ہے جس نے بیک وقت تین طلاق دے کر بیوی کو فارغ کر دیا اور چار ماہ بعد دوبارہ میاں بیوی نے مولانا سے رجوع کر کے نکاح کر لیا، فیصلہ یہ کیا کہ تین طلاق

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

بیک وقت نہیں ہوتی، ایک طلاق تصور ہوتی ہے۔ بغیر حلالہ کے ۶۰ آدمی کو کھانا کھلا کر جائز قرار دے دیا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہماری نسبت اہل سنت جماعت فقہ حنفیہ کے پیروکار ہیں، ہمیں سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ یہ کون سے امام نے جائز قرار دیا ہے؟ اگر جائز ہے تو قرآن وحدیث کے حوالے سے بتایا جائے تاکہ ہمارا پیچیدہ مسئلہ برادرانہ طور پر حل ہو سکے؟

ج:......میں بارہا لکھ چکا ہوں کہ تین طلاق بیک وقت ایک لفظ سے دی جائیں یا الگ الفاظ اور اوقات میں دی جائیں تو تین ہی واقع ہو جاتی ہیں، اس پر صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ اور چاروں امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا اتفاق ہے کہ بیک وقت دی گئی تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، لہٰذا اگر کسی نے تین طلاق دی ہوں تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے اور بغیر حلالہ شرعی کے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ آپ نے جن صاحب کا ذکر کیا ہے ان کا عمل غلط ہے اور ان کے اس عمل سے وہ خاتون اس کے لئے بدستور حرام ہے اور ان دونوں کا بحیثیت میاں بیوی میلاپ زناکاری کے زمرے میں آتا ہے۔ ایسے لوگوں کو مسئلہ سمجھایا جائے، سمجھ جائیں اور الگ ہو جائیں تو فبہا ورنہ ان سے تعلق نہ رکھا جائے۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مؤسس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰ ۲۴ تا ۳۰ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق یکم تا ۷ جنوری ۲۰۱۱ء شمارہ:۱

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تحریک ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داری	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
کل جماعتی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس	۷	قاری محمد حنیف جالندھری
شاتم رسول کی سزا	۹	مولانا محمد شعیب
سچی توبہ ہر گناہ کا علاج	۱۱	انتخاب: ظ۔حسن
مرزا قادیانی کا ایک ''سچا'' دعویٰ	۱۵	حمزہ نذیر
قادیانی لڑکے سے نکاح	۱۸	مفتی محمد زکریا
کرسمس... یا... ''بڑا دن'' (۳)	۲۱	ابو اسحاق
قانون توہین رسالت کیا ہے اور کب سے ہے؟	۲۳	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
خبروں پر ایک نظر	۲۷	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

صحابہ کرامؓ کے زُہد کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

غیبت وحضور

"حضرت ابوعثمان حضرت حنظلہ اُسیدی رضی اللہ عنہ سے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے، روایت کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت حنظلہ بن ربیع اُسیدی رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ: حنظلہ! کیا بات ہے؟ (کیوں روتے ہو؟) انہوں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہوگیا! (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا خیر کرے! تم منافق کیسے ہوگئے؟ کہنے لگے:) ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے ہیں، آپ ہمارے سامنے دوزخ و جنت کا تذکرہ فرماتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، پھر جب وہاں سے واپس آکر بیوی بچوں میں اور اپنے کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو (وہ کیفیت باقی نہیں رہتی، بلکہ) ہم بہت سی باتوں کو بھول جاتے ہیں (اور ایک گونہ غفلت کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: بخدا! یہ صورت تو ہمیں بھی پیش آتی ہے، چلئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلتے ہیں (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں اپنی حالت پیش کرتے ہیں)۔ چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (روتے ہوئے) دیکھا تو فرمایا: حنظلہ! کیا بات ہوئی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! حنظلہ تو منافق ہوگیا، ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں، آپ ہمارے سامنے دوزخ و جنت کا تذکرہ فرماتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم ان چیزوں کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، پھر جب اپنے گھروں میں لوٹتے ہیں، بیوی بچوں میں اور اپنے کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو (وہ کیفیت نہیں رہتی جو آپ کی مجلس میں ہوتی ہے، بلکہ) ہم بہت سی باتوں کو بھول جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسی حالت پر رہا کرو، جس حالت میں تم میرے پاس سے اُٹھتے ہو تو فرشتے تمہاری مجلسوں میں، تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کیا کریں، لیکن اے حنظلہ! (اس حالت و کیفیت کا ہمیشہ رہنا ممکن نہیں، بلکہ) کسی وقت وہ حالت ہوتی ہے، اور کسی وقت دُوسری حالت۔" (ترمذی ج:۲ ص:۷۴)

آدمی کی قلبی کیفیات ہمیشہ یکساں نہیں رہتیں، کبھی "حضور" ہوتا ہے اور کبھی "غیبت"، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ کیمیا اثر میں جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے تو صحبتِ نبوی کی برکت و فیضان کی وجہ سے "حضور مع اللہ" کی ایسی کیفیت ہوتی تھی گویا جنت و دوزخ آنکھوں کے سامنے ہیں، دُنیا سے بے رغبتی، آخرت کا استحضار، جنت کا شوق اور دوزخ سے خوف علیٰ وجہ الکمال ہوتا تھا۔ وہاں سے اُٹھ کر جب اپنے گھربار اور کاروبار میں مشغول ہوتے تو یہ کیفیت مستور ہوجاتی اور ایک گونہ غفلت اور غیبت کی کیفیت رُونما ہوجاتی، جو ایک فطری اور طبعی اَمر ہے، لیکن غایتِ ورع و تقویٰ کی بنا پر صحابہ کو اندیشہ ہوا کہ "غیبت" کی یہ حالت کہیں مذموم نہ ہو، اس لئے اس کو نفاق سے تعبیر کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جواب باصواب میں ان کو دو اُمور کی طرف متوجہ فرمایا، ایک یہ کہ "حضور مع اللہ" کی وہ کیفیت جو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میسر آتی ہے، اگر ہمیشہ رہا کرے تو ان کا بشریت سے ملکیت کی طرف ایسا انجذاب ہوجائے کہ فرشتے ان سے عیاناً و دواماً مصافحہ کیا کریں۔

دوم یہ کہ "دوامِ حضور" کی یہ کیفیت اگرچہ بہت ہی اُونچی کیفیت ہے، لیکن انسان کے ساتھ بشری عوارض بھی لگے ہوئے ہیں، اور اس کے لئے بشری حقوق کا ادا کرنا بھی ناگزیر ہے، "دوامِ حضور" کی کیفیت کے ساتھ ان حقوق کا ادا کرنا مشکل ہے، اس لئے ایک گونہ غفلت و غیبت کا ہونا بھی حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت ہے۔ پس کبھی "حضور" کی کیفیت ہونی چاہئے تاکہ اپنے خالق و مالک کے حقوق ادا کئے جائیں، اور کبھی "غیبت" کی کیفیت ہونی چاہئے کہ اپنے اور دُوسرے بندوں کے بشری حقوق ادا کئے جاسکیں۔ اس لئے "غیبت" کی یہ کیفیت، کمال کے منافی نہیں، بلکہ عین کمال اور عین رحمت ہے۔

☆☆......☆☆

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

تحریک ناموسِ رسالت اور ہماری ذمہ داری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

برصغیر پاک وہند میں بزرگانِ دین، اولیأ اللہ اور علمائے کرام کی محنت، جدوجہد اور کوششوں کے نتیجہ میں یہاں دین اسلام پھیلا، عوام الناس میں دین ومذہب میں استقامت اور پختگی کے ساتھ ساتھ اس کی صیانت وحفاظت اور اشاعت کا جذبہ اجاگر ہوا۔ عوام نے اپنے بچوں کو مسجد، مدرسہ، دینی مراکز اور خانقاہوں کے ساتھ منسلک اور وابستہ کیا، اور آج تک اپنی مدد آپ کے تحت عوام الناس نے ان اداروں اور ان میں پڑھنے والوں کی کفالت وحمایت اور ان کی آبادی وآبیاری کو اپنا مذہبی فریضہ جانا۔

اس ماحول میں پروان چڑھنے والی نسل الحمدللہ! از اول تا آخر مذہبی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر لازوال ایمان، صحابہ کرامؓ، اہل بیت، اولیاء اللہ اور علمائے دین سے محبت وعقیدت ان کا مرجع ومحور اور طغرائے امتیاز رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس مذہبی قوم نے تحریک پاکستان (جس کی بنیاد مذہب پر تھی) کے نتیجہ میں پاکستان حاصل کیا، اسی مذہبی قوم نے ۱۹۵۳ء کی تحریک میں قادیانیوں کے خلاف دس ہزار جوانوں کی شہادت کا نذرانہ پیش کیا، اسی مذہبی قوم نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلا کر اس وقت کے حکمرانوں کو آئینی طور پر قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے پر مجبور کیا۔ اسی مذہبی قوم نے ۱۹۸۴ء میں تحریک چلا کر امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ کرایا بلکہ انگریز نے ۱۹۲۷ء میں مسلمانوں کا ازلی دشمن ہونے کے باوجود اس مذہبی قوم کے سامنے مجبور ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کے مجرمین کے خلاف قانون بنایا اور ایسے موذیوں اور ملعونوں کے لئے سزا تجویز کی۔

اسی مذہبی قوم نے پاکستان بننے کے بعد اس قانون تحفظ ناموس رسالت کو نہ صرف آئین پاکستان کا حصہ بنوایا بلکہ علمائے کرام اور دینی ومذہبی ذہن رکھنے والے اراکین قومی اسمبلی اور اراکین سینیٹ نے جمہوری طریقے اور اتفاق رائے سے اس ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون کو قرآن، سنت اور اجماع امت کے مطابق بنایا اور طے کیا کہ موہن رسول کی سزا موت ہے۔

پاکستانی عوام آج بھی مذہبی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے متحد ہو چکی ہے، گورنر پنجاب کی اس موذیہ ملعونہ آسیہ کی بے جا حمایت، صدر پاکستان کی طرف سے اس قانون پر نظر ثانی کے لئے کمیشن کا اعلان اور پی پی کی رکن قومی اسمبلی شیری رحمٰن کی جانب سے قومی اسمبلی میں اس قانون میں ترمیم کے لئے بل جمع کرانے کی بنا پر ملک بھر کی تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں نے تحریک ناموس رسالت کا اعلان کر دیا

ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

’’اسلام آباد (خبرایجنسیاں) آل پارٹیز کانفرنس نے ناموس رسالت قانون کے تحفظ کے لئے ملک گیر تحریک کے لائحہ عمل کا اعلان کردیا۔ ۲۴؍دسمبر کو ملک گیر احتجاجی مظاہرے اور ۳۱؍دسمبر کو شٹرڈاؤن ہڑتال ہوگی۔ ۹؍جنوری کو کراچی میں جلسہ عام منعقد ہوگا۔ اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس میں ۳۵ سے زائد دینی مذہبی، سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے قائدین نے شرکت کی۔ بعدازاں پریس بریفنگ کے دوران کانفرنس کے شرکا نے بتایا کہ ملک گیر نمائندہ اجتماع پورے عزم کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ حکمران اپنی پوزیشن واضح کریں، ورنہ ذلت آمیز انجام کے لئے تیار ہو جائیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان ۱۷کروڑ مسلمانوں کا ملک ہے، جس میں مغربی ایجنڈے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ضلع اور تحصیل کی سطح پر تحریک کو منظم کرنے کے لئے مقامی سطح پر کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ایک سوال پر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ پارلیمنٹ میں کسی کو یہ جرأت نہیں ہوسکتی کہ وہ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کرے۔ بریفنگ کے دوران ایم ایم اے کی بحالی سے متعلق سوال کا جواب دینے سے مولانا فضل الرحمٰن نے گریز کیا۔ جماعت اسلامی پاکستان کے سربراہ سیّد منور حسن نے واضح کیا کہ ۱۹۸۶ء سے ۲۰۰۹ء تک توہین رسالت قانون کے حوالے سے ۹۶۴ مقدمات زیر سماعت آئے۔ ان مقدمات میں کسی ایک کو بھی سزا نہیں ہوئی جو پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ قاضی حسین احمد نے تجویز دی کہ تحریک تحفظ ناموس رسالت کو تحریک نفاذ اسلام میں تبدیل کیا جائے۔ مسلم لیگ (ق) کے صدر چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ ناموس رسالت ایکٹ کے تحفظ کے لئے تحریک کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج کل کے روشن خیال غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں، ہم نہ تو انہیں اس قانون کو ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی تبدیل کرنے دیں گے، جلسے، جلوسوں میں بھی پیش پیش ہوں گے۔ اس موقع پر مذہبی و سیاسی راہنماؤں نے تاجر تنظیموں اور مارکیٹ انجمنوں سے اپیل کی کہ وہ تحفظ ناموس رسالت کے سلسلے میں اس اجتماع کے فیصلوں پر لبیک کہیں۔ کانفرنس کی جانب سے جاری اعلامیہ میں کہا گیا کہ ناموس رسالت قانون میں کسی نوعیت کی ترمیم برداشت نہیں کی جائے گی۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے حوالے سے بے اعتمادی پیدا کرنے کی مہم کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ قرارداد مقاصد سمیت دستور کی اسلامی دفعات سیکولر عناصر کا واویلا، حکومتی حلقوں میں گھسے ہوئے دین دشمن افراد کی سازشیں اور میڈیا کے بعض حلقوں کی سرگرمیاں شرمناک حد تک بڑھ چکی ہیں اور ضروری ہوگیا ہے کہ ملک کے دینی حلقے اور دیگر محب وطن نا صرف قومی سطح پر متحد ہوکر تحریک نظام مصطفیٰ کی فضا کو دوبارہ بحال کریں اور پاکستان کے خلاف اندرونی اور بیرونی سازشوں کو ناکام بنادیں۔ کانفرنس میں پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم، اے این پی اور مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے دعوت کے باوجود شرکت نہیں کی، تاہم اعجاز الحق، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، قاری محمد حنیف جالندھری، علامہ ساجد علی نقوی، حافظ محمد سعید، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا سلیم اللہ خان، رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر طارق فضل سمیت دیگر علماء و مشائخ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔‘‘

(روزنامہ امت کراچی، ۱۹؍دسمبر ۲۰۱۰ء)

پاکستان کے ارباب اقتدار نے اپنی روش نہ بدلی اور گستاخ آسیہ ملعونہ کے کیس کی آڑ میں اس قانون میں ترمیم یا طریقہ کار کی تبدیلی کے نام پر اس قانون کو معطل کرنے یا غیر مؤثر کرنے کی کوشش کی تو حکمران عوامی غیض و غضب سے نہیں بچ سکیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

کل جماعتی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس

احوال واثرات

قاری محمد حنیف جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اسلام آباد میں منعقد ہونے والی کل جماعتی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اپنی نوعیت کی ایک منفرد، یادگار اور تاریخ ساز کانفرنس تھی۔ اس قسم کی کانفرنسیں اور ایسے امید افزا مناظر برسوں بعد دیکھنے نصیب ہوتے ہیں۔ یہ کل جماعتی کانفرنس جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اہل ایمان کی بے پناہ محبت کا مظہر تھی، وہیں امت کے بکھرے ہوئے موتیوں کو ایک لڑی میں پرونے کا ذریعہ بھی تھی۔ اس کانفرنس کی وجہ سے جس طرح اہل ایمان کے دل باغ باغ ہوئے اسی طرح سیکولر قوتوں اور منفی مقاصد کے حامل لوگوں کے مذموم عزائم پر اوس بھی پڑی۔ اس کانفرنس کو تحفظ ناموس رسالت کے ایک نئے سفر کا سنگ میل بھی کہا جاسکتا ہے اور مستقبل میں حاصل ہونے والی بہت سی خیروں اور کامیابیوں کا پیش خیمہ بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کانفرنس میں ملک بھر کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات، تمام قابل ذکر دینی، سیاسی اور قومی جماعتوں کے قائدین اور ملک بھر کی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ کانفرنس کی تیاریوں، دعوتوں، رابطوں اور انتظام و انصرام کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی قیادت میں منتظمہ کمیٹی نے بہت فعال کردار ادا کرکے اس کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حکم پر مولانا فضل الرحمن کو کانفرنس کی صدارت کا اعزاز حاصل ہوا، جبکہ کانفرنس کی نظامت ونقابت کی ذمہ داریاں راقم الحروف کے حصے میں آئیں۔

کانفرنس کے اختتام پر مولانا فضل الرحمن نے کانفرنس کے فیصلوں کا اعلان کیا، جبکہ اعلامیہ پیش کرنے کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ مولانا فضل الرحمن نے کانفرنس کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے پہلے تو اس عزم کا اظہار کیا کہ ناموس رسالت کے قانون میں کسی کو ترمیم کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیں گے، ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، ہر میدان اور ہر فورم پر انسداد توہین رسالت قانون کا تحفظ کیا جائے گا، ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے باہمی اتحاد و یکجہتی کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا، بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعلان کیا کہ تحریک ناموس رسالت کے سلسلے میں ۲۴ دسمبر کو ملک بھر میں مساجد کی سطح پر احتجاجی مظاہرے ہوں گے۔ ۳۱ دسمبر کو ملک گیر شٹر ڈاؤن ہڑتال ہوگی، جبکہ ۹ جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں بڑا احتجاجی جلسہ ہوگا، جس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ اس موقع پر علامہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر کی سربراہی میں تشکیل دی جانے والی تحریک ناموس رسالت کمیٹی کی بھی تائید وتوثیق کی گئی اور اس کمیٹی سے کہا گیا کہ وہ نچلی سطح پر بھی کمیٹیاں قائم کرے اور تحفظ ناموس رسالت کی تحریک کو مزید تیز سے تیز تر کرے۔

مولانا فضل الرحمن نے کانفرنس کے آغاز میں اس کانفرنس کے اہداف و مقاصد، ضرورت و اہمیت اور پس منظر کے حوالے سے اپنے مخصوص مدلل اور نپے تلے انداز میں بہت ہی جامع خطاب کیا۔ مولانا نے اپنی گفتگو میں عالمی حالات، استعماری قوتوں کی سازشوں، ناموس رسالت اور دیگر اسلامی قوانین کو نشانہ بنانے والی قوتوں کے مذموم عزائم کے بارے میں بہت چشم کشا گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہمیں منقسم کرنے کی کوشش کررہا ہے، جبکہ آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ایک ایسا مرکز اتحاد اور نکتہ وحدت ہے جو ہم سب کو جمع کررہا ہے۔ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ کوئی مائی کا لال انسداد توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کی جسارت نہیں کرسکتا۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چودھری شجاعت حسین نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنے والد چودھری ظہور الٰہی شہید کی روایات برقرار رکھنے کے عزم کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ پارلیمنٹ اور سینیٹ میں ناموس رسالت کی بھرپور وکالت کریں گے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ میڈیا اور پارلیمنٹ میں ناموس رسالت کے حوالے سے شعور اجاگر کرنے کے لئے پینل بنائے جائیں۔ چودھری شجاعت نے اپنے خطاب میں ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کی کوشش میں پیش پیش روشن خیالوں کو آڑے ہاتھوں لیا اور ایسے لوگوں کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا۔

جماعت اسلامی پاکستان کے امیر سید منور حسن نے تحریک کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے اسے پرامن رکھنے، میڈیا کی مانیٹرنگ اور میڈیا کے ساتھ موثر رابطوں میں اضافے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اعداد و شمار کی روشنی میں بتایا کہ انسداد توہین رسالت کے قانون سے اقلیتیں متاثر نہیں ہوتیں۔ جماعت اسلامی کے سابق امیر قاضی حسین احمد نے کہا کہ اس تحریک کا دائرہ وسیع کر کے اسے نفاذ اسلام کی تحریک میں تبدیل کر دینا چاہئے۔ جمعیت علمائے اسلام (س) کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ گستاخ رسول کو نہ کوئی پارلیمنٹ معاف کر سکتی ہے، نہ کوئی عدالت اور نہ ہی کوئی اور شخصیت، انہوں نے زور دے کر کہا کہ جب تک ہم استعماری قوتوں کی غلامی سے چھٹکارا حاصل نہیں کر لیتے اس وقت تک مسائل حل نہیں ہوں گے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نائب صدر مولانا انوار الحق نے اپنے بیان میں وفاق المدارس کی طرف سے ناموس رسالت تحریک میں ہراول دستے کے طور پر کردار ادا کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ عالم اسلام کی معروف علمی شخصیت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے حکمرانوں سے مکمل خیر خواہی سے اپیل کی کہ وہ اقتدار کے نشے میں ناموس رسالت کے قانون سے چھیڑ چھاڑ سے گریز کریں۔ انہوں نے میڈیا کے ذمہ داران سے بھی اپیل کی کہ وہ غلط فہمیاں پیدا کرنے والے عناصر سے لوگوں کو گمراہ کرنے کا موقع نہ دیں۔

آل پاکستان اخبار فروش فیڈریشن کے رہنما ٹکا خان نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے لانگ مارچ کی تجویز دی، جسے تمام شرکا نے بہت سراہا۔ ٹکا خان کی ایمانی جذبات سے لبریز تقریر کے دوران حاضرین میں غیر معمولی جوش و خروش دیکھنے میں آیا۔ اے پی این ایس کے رہنما مہتاب خان چیف ایڈیٹر روزنامہ اوصاف نے صحافی برادری اور اپنے ادارے کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اہلسنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ آج کانفرنس میں جن بعض جماعتوں کے قائدین شریک نہیں ہو سکے ان سے فرداً فرداً ملاقاتیں کی جانی چاہئیں، انہوں نے ٹکا خان کی لانگ مارچ کی تجویز کی بھی تائید کی۔ مجلس احرار اسلام کے رہنما مولانا عطاء المومن شاہ بخاری سمیت کئی لوگوں نے مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف کی پراسرار خاموشی کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا۔ مسلم لیگ (ن) کی طرف سے ڈاکٹر طارق فضل چودھری نے نمائندگی کی اور بتایا کہ راجہ ظفر الحق اپنے آبائی گاؤں میں اچانک فوتگی کی وجہ سے کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے، جس پر میں نے ان سے کہا کہ آپ میاں نواز شریف اور اپنی پارٹی کے دیگر رہنماؤں کی اس معاملے میں پراسرار خاموشی کا خاتمہ کروا کر ان کی پوزیشن واضح کروائیں اور ان کی طرف سے فوری طور پر بیان جاری کروائیں۔

بہرحال بحیثیت مجموعی یہ کانفرنس بہت ہی کامیاب اور یادگار رہی۔ ملک بھر کے تمام قائدین نے اس میں شرکت کر کے ناموس رسالت کے قانون کے تحفظ کے لئے یک آواز ہو کر اپنے عزائم کا اظہار کیا۔ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنے کا عزم صمیم کیا اور ایک مشترکہ لائحہ عمل قوم کے سامنے رکھا۔ اب تمام غلامان مصطفیٰ کی ذمہ داری ہے کہ وہ، جس شعبے سے بھی وابستہ ہوں، غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے اس پیغام کو مزید موثر بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں، بالخصوص تاجر برادری ۳۱ دسمبر کی ہڑتال کو کامیاب کروانے کے لئے اپنا موثر کردار ادا کرے اور جس طرح اس کانفرنس میں اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کیا گیا، نچلی سطح تک تمام لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے جمع ہو جائیں اور انسداد توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کے خواب دیکھنے والوں اور پاکستان کا اسلامی تشخص مٹانے کے منصوبے بنانے والوں کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیں۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۰ دسمبر ۲۰۱۰ء)

تذکرہ مجاہدین ختم نبوت اور قادیانیوں کے عبرت انگیز واقعات

جدید ایڈیشن

جمع و ترتیب: شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

☆اولیاء اللہ کے وجد آفرین واقعات جنہوں نے اپنی بصیرت و کشف کے ذریعے امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت کی زہرناکیوں سے محفوظ و مامون رکھا۔ ☆دلیر اور دلاور ماؤں کے تذکرے، جنہوں نے آمنہؓ کے لال کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنی ممتا کے ہاتھوں ہار پہنا کر سوئے مقتل روانہ کیا۔ ☆آتش نوا اور جہاد پرور خطیبوں کی باتیں جنہوں نے دلوں کے سمندروں میں طغیانی بپا کر دی۔ ☆جیالے، جری اور کڑیل جوانوں کی روشن حکایات جنہوں نے خون دل دے کر ختم نبوت کے چراغ کو فروزاں رکھا۔ ☆پیران عظام اور علمائے حق کی ولولہ انگیز داستانیں جنہوں نے خانقاہیں چھوڑ کر اور شمشیر جہاد لہرا کر مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی سنت کو زندہ و تابندہ رکھا۔ ☆شیر دل اسیران تحریک ختم نبوت کے پرسوز اور رقت انگیز واقعات جنہوں نے وفائے محبوب کے جرم میں پس دیوار زنداں سنت یوسف ادا کی۔ ☆مسیلمہ کذاب کی اولاد خبیثہ کی ٹھکائی۔ ☆منافقوں کے چہروں سے نقاب کشائی۔ ☆غداران ملت کی راز افشائی۔ ☆مرزائی نوازوں کی تاریخ کے کٹہرے میں رونمائی۔ ☆اور گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں کی شناخت پریڈ۔

علماء، طلباء اور مبلغین ختم نبوت کے لئے خصوصی رعایت صرف 100 روپے

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ سیل: 0321-2115595

شاتم رسول ﷺ کی سزا

مولانا محمد شعیب

خلاصۂ کائنات، آقائے نامدار، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا، جب تک وہ اپنے والدین، اولاد اور تمام دنیا سے بڑھ کر مجھ سے محبت کرنے والا نہ ہو۔"

اسی لئے امت مسلمہ کا شروع دن سے یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے بغیر اسلام کا دعویٰ کرنا باطل اور غلط ہے، یہی وجہ ہے تاریخ اسلام کے ہر صفحے پر مسلمانوں کے اپنے آقاؐ سے عقیدت کے مظاہر ثبت ہیں۔ ہر دور میں مسلمانوں نے اپنے آقاؐ سے محبت کی لازوال داستانیں رقم کیں، اگر کسی بدفطرت نے محسن انسانیت کی شانِ اقدس میں بھی صراحتاً تو کجا اشارتاً بھی گستاخی کی جسارت کی تو امت مسلمہ نے ایسے شخص کا وجود بھی برداشت نہیں کیا، اسے ناسور کی طرح انسانیت کے وجود سے کاٹ کر پھینک دیا۔

قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، صحابہ کرامؓ کے عمل، ائمہ کے فتاویٰ اور اجماع امت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے واشگاف الفاظ میں اعلان فرمادیا:

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔"

(الاحزاب:۵۷)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"ملعون لوگ جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور قتل کردیے جائیں۔"

(الاحزاب:۶۱)

اسی طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹوک الفاظ میں یہ قانون بیان فرمایا:

"جس شخص نے بھی کسی نبی کو گالی دی اسے قتل کردیا جائے۔"

پھر خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قانون پر عمل درآمد کروانے کے لئے ابو رافع ...جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا... کے قتل کے لئے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں انصار مدینہ کی ایک جماعت کا انتخاب فرمایا۔ (بخاری)

اسی طرح کعب بن اشرف کے قتل کے لئے محمد بن مسلمہ کو مامور فرمایا۔ (بخاری)

فتح مکہ کے دن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معافی کا اعلان فرمادیا، جنہوں نے آپؐ پر پتھر برسائے، آپ کے جسم کو لہولہان کیا، آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھائے، سب کو معاف کردیا، مگر وہ چند کفار جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت گستاخ تھے، ان کے بارے میں حکم ہوا کہ جہاں پائے جائیں قتل کردیے جائیں حتی کہ اگر کعبہ کے پردوں کے نیچے بھی پائے جائیں تو قتل کردیے جائیں۔

فقہ کے چاروں سلسلوں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کے تمام ائمہ وفقہاء نے شاتم رسول کو واجب القتل قرار دیا ہے۔

خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالکؒ سے پوچھا کہ شاتم رسول کی سزا کیا ہے؟ عراقی فقہا کہتے ہیں کہ کوڑوں کی سزا دی جائے تو اس پر امام مالکؒ جلال میں آگئے اور فرمایا کہ: "اگر رسول خدا کی شان میں گستاخی کی جائے تو امت باقی نہیں رہے گی، جو شخص انبیاء کی شان میں گستاخی کرے اس کی سزا قتل ہے۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ۶۰۰ صفحات پر مشتمل اپنی کتاب "الصارم المسلول" میں قرآن وسنت اور اجماع امت سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ شاتم رسول کی سزا قتل ہے۔

کرۂ ارض پر جہاں کہیں بھی اسلامی حکومت قائم ہوئی، وہاں گستاخ رسولؐ کے لئے سزائے موت کا قانون رائج رہا۔ عہد رسالت، دور خلافت اور بعد کی مشرق ومغرب کے تمام سلطنتوں میں یہی قانون نافذ رہا۔ جب بھی مسلمانوں کے پاس اسلامی حکومت نہ ہوتی تو شمع رسالت کے پروانوں نے کسی بھی غیر مسلم حکومت کے کسی قانون کی پرواہ کئے بغیر شاتمین رسول کو کیفر کردار تک پہنچایا اور خود ہنستے مسکراتے تختہ دار پر چڑھ گئے۔

سرزمین ہند پر انگریزی سامراج کے دور میں بھی ایسے کسی قانون کا وجود نہ تھا، جس سے شاتم رسولؐ کو نشان عبرت بنایا جاتا، لیکن جب راجپال جیسے بدبختوں نے ساقی کوثر کی ناموس پر حملے کئے تو مرد قلندر غازی علم الدین شہیدؒ جیسے فدایان محمد نے انہیں جہنم رسید کرکے ایمانی غیرت کا ثبوت دیا اور خود اپنے

لیوے شمع اسلام کو جلا بخش گئے۔

چنانچہ ۱۹۲۷ء میں تعزیرات ہند میں دفعہ ۲۹۵-الف کا اضافہ کیا گیا، جسے تعزیرات پاکستان میں بھی جوں کا توں باقی رکھا گیا۔ اس قانون کے تحت ایسے شخص کو ''دو برس قید یا جرمانے کی سزا'' تجویز کی گئی۔ تاہم توہین رسالت کی یہ سزا ناکافی تھی، لہٰذا ۱۹۸۴ء میں تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا اور اس میں اس جرم کی سزا، سزائے موت یا عمر قید مع جرمانہ تجویز کی گئی۔ تعزیرات پاکستان کی یہ دفعہ بھی اسلامی قانون سے مکمل طور پر ہم آہنگ نہ تھی، چنانچہ ۱۹۹۱ء میں وفاقی شرعی عدالت نے صدر پاکستان کو ہدایت کی کہ اس قانون کی اصلاح کی جائے اور اس میں ''یا عمر قید'' کے الفاظ ختم کئے جائیں، چنانچہ ۱۹۹۲ء میں قومی اسمبلی اور سینیٹ نے توہین رسالت کے مجرم کے لئے سزائے موت کے ترمیمی بل کو منظور کیا اور یوں پاکستان کے آئین میں توہین رسالت کی سزا صرف اور صرف سزائے موت قرار پائی۔

آج پاکستان کے بعض نام نہاد مفکرین ناموس رسالت کے اس آئین کو ختم کروانا چاہتے ہیں، ان کا کہنا یہ ہے کہ اس قانون کا غلط استعمال کیا جارہا ہے، اس قانون کی آڑ میں اقلیتوں کے حقوق غصب کرکے انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے، لوگ اپنی ذاتی دشمنی کی بنا پر توہین رسالت کا مقدمہ کردیتے ہیں، اس کیس سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اس قانون کے بننے سے پہلے توہین رسالت کے مقدمات چند ایک تھے اور اب ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے، جبکہ ان کا یہ فلسفہ بالکل باطل اور غلط ہے۔ اگر کوئی شخص ذاتی دشمنی کی بنا پر جھوٹا مقدمہ قائم کرتا ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ عدالتیں کیا کرتی ہیں؟ عدالت کو چاہئے کہ تمام شواہد کو سامنے رکھ کر انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے، اگر عدالت ایسا نہیں کرتی تو اس میں قصور عدالت کا ہے یا قانون کا...؟؟؟

دوسری بات یہ کہ مقدمات کی تعداد زیادہ اس وجہ سے نہیں کہ لوگ ذاتی دشمنیاں نکالتے ہیں، بلکہ اس وجہ سے ہے کہ اس آئین کے بننے سے قبل لوگ ایسے شخص کا فیصلہ خود کرلیا کرتے تھے اور اس کے وجود سے اس دھرتی کو پاک کردیتے تھے، مگر جب یہ قانون بن گیا اور فیصلے عدالت میں جانے لگے تو آج تک سینکڑوں مقدمات قائم ہوئے مگر کسی ایک کو بھی سزائے موت نہیں دی گئی بلکہ مجرموں کو ویزے لگوا کر راتوں رات ''لندن سرکار انگلشیہ'' کی امان میں بھیج دیا جاتا ہے۔ سو صرف قانون بننے سے جرم ختم نہیں ہوتا بلکہ قانون پر عمل درآمد کروانے سے جرم ختم ہوتا ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ اقلیتوں کے حقوق غصب کئے جاتے ہیں تو گزارش ہے کہ آج تک جتنے مقدمات قائم ہوئے ہیں، ان میں سے اکثر خود مسلمانوں کے خلاف تھے اور پھر اقلیتوں کا اطلاق صرف قادیانیوں اور عیسائیوں پر ہی کیوں ہوتا ہے؟ کیا ان ہی کے حقوق غصب کئے جارہے ہیں؟ کیا ہندو، سکھ، پارسی اور دوسرے مذاہب اقلیتوں میں شمار نہیں ہوتے؟ ان کے حقوق کوئی کیوں نہیں غصب کرتا...؟؟؟

آپ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحاریک ختم نبوت کو اٹھا کر دیکھ لیں جب بھی کسی نے ناموس رسالت پر حملے کی ناپاک جسارت کی تو پوری امت مسلمہ یک جان ہوکر مقابلے پر آن کھڑی ہوئی۔ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار غلامان محمدؐ کی دیوانہ وار شہادت، ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا اور ۱۹۸۴ء میں ''امتناع قادیانیت آرڈی نینس'' کے اجراء نے یہ ثابت کردیا کہ عاشقان محمدؐ کسی بھی چیز پر سمجھوتہ کرسکتے ہیں، مگر اپنے آقا کی طرف دیکھنے والی گندی نگاہ تک کو برداشت نہیں کرسکتے، وہ اپنے آقا کی خاطر اپنے جان، مال، عزیز، رشتہ دار، سب کچھ قربان کردینے کا جذبہ رکھتے ہیں، آج ایک منظم سازش کے تحت پاکستان کے ناموس رسالت ایکٹ میں ترمیم کے بہانے اسے ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے مگر یہ یاد رکھا جائے اگر آج پھر ایسی کوئی کوشش کی گئی تو یہ محمدؐ کے دیوانے ایک بار پھر تاریخ کو دہراتے ہوئے سڑکوں پر نکل کر تن، من، دھن کی بازی لگادیں گے:

نماز اچھی، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی، حج اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاؐ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا

☆☆............☆☆

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

بھارت کے رام پھل کے قبول اسلام کی ایمان افروز روئیداد

سچی توبہ ہر گناہ کا علاج

انتخاب:...... طٰہٰ حسن

میرے بڑے بھائی جے پال تھے،وہ کھتولی میں میرٹھ والے لالاؤں کے یہاں ملازم تھے،ان کے یہاں کولہو کریشر کا بڑا کاروبار تھا،بھائی صاحب بڑے مذہبی اور رحم دل آدمی تھے،کسی دکھی آدمی کو دیکھ نہیں سکتے تھے،کسی زخمی جانور کو بھی دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوجاتے،بڑے بھاوک (جذباتی) سے آدمی تھے۔ پھولوں،پودوں کو دیکھتے تو مچل جاتے،ستاروں کو دیکھتے تو بے تاب ہوجاتے،اٹھ کر بیٹھ جاتے،ساری ساری رات مالک کی تعریف کرتے رہتے۔ان کے کارخانے کے پاس پھلت کے دو افراد کی دکان تھی جو فرنیچر وغیرہ بناتے تھے،ان کی دکان پر مولوی کلیم صدیقی صاحب کبھی کبھی آیا کرتے تھے،بھائی صاحب بھی ان سے ملتے،دو چار لوگ جمع ہوجاتے تو مولوی صاحب انہیں دین کی باتیں بتانے لگتے،میرے بھائی بھی ان کے پاس بیٹھ جاتے اور توجہ سے سنتے۔اسلام کی باتیں ان کے دل کو بہت بھاتیں،مولوی صاحب بتاتے ہیں کہ "مجھے خیال ہی نہ تھا کہ یہ شخص ہندو ہے،اگست کے مہینے میں کھتولی میں چھڑیوں کا میلہ لگتا تھا۔۱۹۹۰ء کی بات ہے کہ میلہ لگا ہوا تھا اور میں سڑک سے جارہا تھا تو قسیم الدین نامی ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور مجھے سلام کیا، اس نے بتایا کہ دادری کا ایک گوجر میرٹھ والوں کے کارخانے میں رہتا ہے،وہ آپ سے ملاقات کے لئے تڑپ رہا ہے،آپ پانچ منٹ اس سے مل لیں،میں آکر دکان پر بیٹھ گیا اور وہ اندر کارخانے سے تمہارے بھائی کو بلا لائے۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ مولوی صاحب!میں نے ایک سپنا (خواب) دیکھا ہے کہ ایک بہت خوبصورت سنہرا رتھ ہے،جیسے سونے کا ہو،اس پر بہت سارے حضرات یعنی مولوی لوگ بیٹھے ہیں اور آپ اس رتھ کو چلا رہے ہیں،سامنے ایک بڑا محل ہے، بہت خوبصورت جس پر ہیرے جڑے ہوئے ہیں قمقمے سجے ہوئے ہیں،اس کے آٹھ دروازے ہیں،لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ سورگ (جنت) ہے،میں نے یہ سنا تو میں بھی رتھ میں لٹکنے لگا مگر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اتار دیا کہ تو تو ہندو ہے،تو اس حال میں سورگ (جنت) میں نہیں جاسکتا،آپ سب لوگ سورگ (جنت) میں چلے گئے اور میں روتا ہوا کھڑا رہ گیا،یہ کہہ کر وہ مجھ سے چمٹ گئے اور خوب روئے:مولوی صاحب! آپ نے مجھے سورگ (جنت) میں جانے کیوں نہیں دیا؟ آپ کا کیا بگڑ جاتا؟ میں نے ان کو تسلی دی اور کہا کہ بھائی! مجھے تو اس خواب کا پتا بھی نہیں،مجھے کسی کو سورگ (جنت) سے روکنے کا حق بھی نہیں،اصل میں سورگ (جنت) سے آپ کو اس نے روکا جو سورگ (جنت) کا مالک ہے۔ اس کا قانون یہ ہے کہ اس نے صرف ایمان والوں کے لئے سورگ (جنت) بنائی ہے،سچی بات یہ ہے کہ جو انسان ایمان نہ لائے اور مسلمان نہ ہو اس کو تو اس دنیا میں رہنے کا حق ہی نہیں ہے۔دیکھا جائے تو ایک طرح سے اس کو تو اس سنسار (دنیا) کی نیشنیلٹی (شہریت) ہی حاصل نہیں،غیر ایمان والا باغی اور غدار کی طرح دنیا میں رہتا ہے۔اس دنیا کا مالک ایک اکیلا اللہ تعالیٰ ہے اور اس نے اپنی دنیا کے لوگوں کے لئے ایک قانون اسلام اپنے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بھیجا ہے، جو آدمی اس اکیلے مالک کو نہ مانے اور اس کے بنائے ہوئے قانون اسلام کو نہ مانے وہ تو اللہ کا باغی اور غدار ہے،اس کو تو اس دنیا میں رہنے کا حق حاصل نہیں،پھر وہ سورگ (جنت) میں کیسے جاسکتا ہے؟! اگر آپ کو سورگ (جنت) میں جانا ہے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجایئے، آج تو خواب دیکھ کر اتنا پچھتا رہے ہو،موت کا کچھ پتا نہیں کب آجائے،اگر خدانخواستہ آپ مسلمان نہ ہوئے تو یہ خواب موت کے بعد حقیقت بن جائے گا اور پھر مرنے کے بعد اس دنیا میں لوٹ کر بھی نہیں آسکتے، انہوں نے کہا کہ دادری جیسے گاؤں میں آج کے فسادات کے دور میں اگر میں مسلمان ہوجاؤں تو میرے گھر کے لوگ مجھے مار ڈالیں گے،میں نے کہا مار ڈالیں گے تو آپ شہید ہوجائیں گے اور بھی جلدی جنت میں جائیں گے،انہوں نے کہا: اگر میں مسلمان ہوجاؤں تو مجھے گھر چھوڑنا پڑے گا تو پھر میں کہاں رہوں گا؟ میں نے کہا کہ آپ ہمارے یہاں آجایئے اور ہمارے پاس رہیے،انہوں نے کہا کہ میں دو چار روز میں گھر والوں سے کہہ کر آؤں گا۔"

مولوی کلیم صدیقی صاحب مزید بتاتے ہیں کہ "اس ملاقات کے بعد میں پھلت چلا آیا،خیال تھا کہ دو چار روز میں جے پال صاحب پھلت آئیں گے مگر وہ نہیں آئے۔نومبر کے آخر میں ایک روز میں ظہر کی نماز کے لئے نکلا تو دیکھا جے پال صاحب باہر بیٹھے ہیں،کچھ پھل وغیرہ لے کر آئے ہیں۔مجھ سے گلے

ملے اور بولے: مولوی صاحب! آپ سوچتے ہوں گے کہ میں دھوکا دے گیا، اصل میں میرے نام کچھ زمین تھی، میری ایک ماں ہے میں نے سوچا کہ ماں کی سیوا (خدمت) ان کا حق ہے، میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو ان کی سیوا (خدمت) کا کیا ہوگا؟ میں نے اپنے بھتیجے کو بلایا اور اس کو قسم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ میں اپنی ساری زمین تیرے نام کرتا ہوں، مگر شرط یہ ہے کہ تو میری ماں یعنی اپنی دادی کی دل سے سیوا کرے گا، وہ راضی ہوگیا، زمین اور گھر کا حصہ اس کے نام کرانے میں اتنا وقت لگ گیا، اب میں آ گیا ہوں مجھے مسلمان ہونے کے لئے کیا کرنا ہے؟ میں ان کو اپنے ساتھ مسجد میں لے گیا اور ان کو غسل کا طریقہ بتا کر مسجد کے غسل خانہ میں نہانے کے لئے کہا۔ پھلت میں ایک عرب تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی، جماعت سے دو چار منٹ پہلے میں ان کو مسجد کے اندر والے حصہ میں لے گیا اور جا کر کلمہ پڑھوایا اور ان کا نام نور محمد رکھا۔ مسجد کے صحن میں، دھوپ میں جماعت کے لوگ بیٹھے تھے، سب دیکھنے لگے کہ میں اجنبی کو اندر کیوں لے گیا ہوں؟ جماعت کھڑی ہوگئی، اپنے برابر میں جماعت میں کھڑا کر لیا انہوں نے کسی طرح نماز پڑھی، نماز پڑھ کر میں انہیں گھر لے گیا، کھانا وغیرہ کھلایا۔ عصر کی نماز میں وہ پھر مسجد گئے اور نماز میں عرب لوگوں کو دیکھا، وہ ان کو بہت اچھے لگے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرا دل اس جماعت کے ساتھ جانے کو چاہ رہا ہے۔ میں نے امیر صاحب سے جو گجرات کے رہنے والے تھے، ان کا تعارف کرایا اور ان کی خواہش کا ذکر کیا۔ امیر صاحب نے خوشی کا اظہار کیا اور بہت اصرار کے باوجود مجھ سے خرچ وغیرہ بھی نہیں لیا۔ جماعت میرٹھ چلی گئی، تین روز کے بعد میں نے ان کی خبر لینے کے لئے ایک حافظ صاحب کو میرٹھ بھیجا تو معلوم ہوا کہ جماعت میرٹھ پہنچ گئی۔ اگلے روز صبح نماز فجر کے بعد اذکار اور نماز وغیرہ یاد کرانے کے لئے نور محمد کو تلاش کیا گیا تو کسی نے بتایا کہ آج انہوں نے فجر کی نماز بھی نہیں پڑھی، وہ اندر تہجد کی نماز پڑھنے گئے تھے، اس کے بعد باہر نہیں آئے۔ تلاش کے لئے ایک ساتھی اندر مسجد میں گئے تو دیکھا کہ سہ دری کے برابر میں ایک الگ حصہ ہے، وہاں سجدے میں پڑے ہیں، ساتھی نے آواز دی مگر انہوں نے نہیں سنی، خیال ہوا کہ سجدے میں نیند آ گئی ہے، ہلایا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آغوش رحمت میں سو چکے ہیں نکل نو نمازیں فرض اور ایک تہجد انہوں نے پڑھی، جو شاید اس موت کی تمنا کرتا ظہر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھی گئی اور ان کو میرٹھ میں دفن کر دیا گیا۔"

اصل میں ہم لوگوں کا اسلام تو بھائی صاحب کے ایمان کا صدقہ ہے، ایک زمانے تک ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے مگر وہ میرے اور میرے لڑکے کے سپنے میں بہت آتے تھے، زیادہ تر اسلامی لباس میں ٹوپی، کرتے اور داڑھی کے ساتھ، ایک بار میرے بیٹے کو خواب دکھائی دیا، بھائی صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ "بیٹا! میں نے ساری زمین، جائیداد تیرے نام کی ہے تو میرا ایک کام کر دے، ایک درجن کیلے لے کر پھلت میں بڑے مولوی صاحب کے پاس پہنچا دے" وہ صبح کو اٹھا اور کھتولی سے کیلے خریدے اور پھلت گیا، مسجد کے ملا جی اس کو کلیم صدیقی صاحب کے گھر لے گئے، مولوی صاحب لکھنؤ گئے ہوئے تھے، وہ کیلے مولوی صاحب کے بھتیجی کو دے آیا کہ مولوی صاحب سے کہنا کہ دادری والے جے پال نے یہ کیلے بھیجے ہیں۔ ایک بار اس کو خواب میں آ کر مولوی صاحب کو ایک کلو مٹھائی پھلت جا کر دینے کو کہا، وہ مٹھائی لے کر گیا، مولوی صاحب کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے، بھائی نور محمد مرنے کے بعد بھی جنت سے تحفے بھیج رہے ہیں۔

ہمارے گاؤں میں جھگڑا ہو گیا، ایک بڑے اور طاقت ور آدمی نے کچھ غریبوں اور کمزوروں پر بہت ظلم کیا، میرا دل بہت دکھا، رات کو دیر تک نیند نہیں آئی، دل ہی دل میں مالک سے شکایت کرتا رہا کہ مالک! جب سب کچھ دیکھتا ہے تو یا تیا چار (ظلم) کیوں ہوا؟ رات گئے نیند آئی۔ سپنا (خواب) دیکھا، لوگوں کی بھیڑ ایک طرف کو جا رہی ہے، میں نے معلوم کیا کہ یہ بھیڑ کہاں جا رہی ہے؟ اچانک بھائی صاحب کو دیکھا، انہوں نے کہا: یہ بھیڑ پھلت جا رہی ہے مسلمان ہونے اور مسلمان ہو کر سورگ (جنت) میں جانے۔ رام پھل! جلدی کر ورنہ تو پیچھے رہ جائے گا، جلدی جا جلدی، پھلت جا کر مولوی کلیم صدیقی صاحب سے کہنا کہ مجھے مسلمان بنا دو تا کہ میں بھی سورگ (جنت) میں چلا جاؤں، میں تو اپنے مالک کے کرم سے سورگ (جنت) میں آ گیا ہوں، آنکھ کھل گئی، سپنے مجھے بہت کم دکھائی دیتے ہیں، اس لئے اس سپنے نے مجھے بے چین کر دیا، صبح ہوئی تو میں پھلت پہنچا، بڑی مسجد میں گیا۔ ملا جی صاحب مجھے مولوی صاحب کے یہاں لے گئے، مولوی صاحب کہیں گئے ہوئے تھے، معلوم ہوا کہ رات کو آئیں گے، رات تک انتظار کیا مگر مولوی صاحب نہ آئے، صبح کو سو کر اٹھا تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب رات ڈیڑھ بجے آ گئے تھے۔ پیر کا دن تھا، مولوی صاحب کا پھلت میں رہنے کا پروگرام تھا۔ صبح سے لوگ آنا شروع ہو گئے۔ میرا نمبر دیر میں آیا، نو بجے میری ملاقات ہوئی، میں نے معلوم کیا کہ آپ جے پال جی دادری والے کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: خوب! وہ میرے پاس آئے تھے اور ان کے اسلام لانے کا پورا واقعہ سنایا۔ میں نے اپنا خواب سنایا، مولوی صاحب نے مجھے مبارک باد دی اور بتایا کہ آج ہی رات میں نے بھی خواب دیکھا کہ نور محمد بہت اچھے

لباس میں ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میرا چھوٹا بھائی رام پھل آرہا ہے، اس کو مسلمان ہوئے بغیر مت جانے دیجئے گا۔ مولوی صاحب نے میرا نام معلوم کیا اور کہا آپ نور محمد کے چھوٹے بھائی رام پھل ہیں؟ مولوی صاحب سے بغیر بتائے نام سن کر مجھے اپنے خواب کے سچا ہونے کا اور یقین ہوگیا۔ میں نے مولوی صاحب سے خود بھی مسلمان ہونے کی خواہش کا اظہار کردیا۔ مولوی صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا اور مجھ سے کہا کہ اگر آپ اسلامی نام رکھنا چاہیں تو نام بدل سکتے ہیں، ویسے نام بدلنا اتنا ضروری نہیں جتنا دل کا بدلنا ضروری ہے۔ میں نے کہا کہ آپ میرا نام ضرور رکھ دیں اور اچھا ہے کہ جو نام لے کر میرے بڑے بھائی سورگ (جنت) میں گئے ہیں، میرا نام بھی وہی رکھ دیں۔ کیا میرا نام نور محمد رکھا جاسکتا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا: کوئی حرج نہیں اور میرا نام نور محمد رکھ دیا گیا۔ ایک روز رہ کر میں اپنے گھر داوری چلا آیا، میں نے اگلے روز اپنی بیوی کو صورت حال سے آگاہ کیا تو وہ بہت ناراض ہوئی اور اس نے میرے خاندان والوں کو بتادیا۔

میرے چچا گاؤں کے پردھان تھے، گاؤں میں پنچائت ہوئی، کئی لوگوں نے کہا کہ اس کا منہ کالا کرکے گدھے پر بٹھا کر جلوس نکالو، کسی نے کہا کہ اس کو گولی ماردو، یہ کافر ہوگیا ہے، ہمارے گاؤں کے ایک ریٹائرڈ پرنسپل بھی اس پنچائت میں تھے، انہوں نے کہا کہ یہ زمانہ ترکوں (دلائل) کا ہے، آپ اس کو سمجھائیں اور یہ ثابت کریں کہ ہندو دھرم اسلام سے اچھا ہے، زبردستی آپ اس کے دل کو نہیں بدل سکتے، اچھا ہے آپ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں، چونکہ وہ بہت معزز آدمی تھے، اس لئے ان کے سمجھانے سے پنچائت راضی ہوگئی۔ میرے مسلمان ہونے پر سب سے زیادہ ہمارے چچا پردھان جی کو دکھ تھا، وہ کہتے تھے کہ رام پھل نے برادری میں منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا، عاجز آکر انہوں نے ایک دن پورنما کے بہانے ایک دعوت کی، میں نے خواب میں مولوی کلیم صاحب کو دیکھا، مولوی صاحب نے مجھ سے کہا کہ پورنما کی دعوت میں کھیر کا جو پیالہ تمہارے سامنے ہے اس میں زہر ہے اسے مت کھانا، دعوت ہوئی تو میں نے خواب کا منظر سامنے پایا، میرے چچا نے میرے آگے کھیر کا پیالہ رکھا، میں نے روٹی کھانا شروع کی اور موقع پاکر وہ پیالہ چچا کے سامنے رکھ دیا، ان کو پتا نہیں لگا، دو تین چمچ انہوں نے کھائے، ان کی حالت بگڑ گئی، الٹیاں شروع ہوگئیں، فوراً ان کو میرٹھ لے کر گئے، مگر وہ بچ نہ سکے اور ان کا دیہانت (انتقال) ہوگیا، ان کے کریا کرم (آخری رسومات) سے فارغ ہوکر میں پھلت آیا، مولوی صاحب کو سارا قصہ سنایا اور معلوم کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوگیا کہ اس کھیر میں زہر ملایا گیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا کہ غیب کی بات اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اللہ جب اپنے بندوں کو بچانا چاہتا ہے تو کسی ایمان والے کو جس سے اسے محبت ہوتی ہے، اس کی صورت میں اپنے فرشتوں کو بھیج کر رہبری کرتا ہے، اسی لئے اس کو مہربان رب کہتے ہیں، گھر جاکر میں نے اپنی ماں کو سارا قصہ سنایا، میرے کاپھر (کافر) ہونے کے باوجود چچا کی یہ دشمنی ان کو بہت بری لگی اور وہ اسلام سے قریب ہوگئیں، چچا کے دونوں لڑکے اب میری جان کے دشمن ہوگئے، میں نے روز روز کے جھگڑوں سے بچنے کے لئے گاؤں چھوڑ دیا اور پھلت جاکر رہنے لگا، مگر انہوں نے پھلت میں بھی میرا پیچھا نہ چھوڑا لیکن وہاں ان کا کوئی بس نہیں چلتا تھا، میں تین سال سے زیادہ عرصہ پھلت میں رہا، وہاں نماز وغیرہ یاد کی، ذکر کرتا رہتا اور وہاں آنے جانے والے مہمانوں کی خدمت کرتا تھا۔

ایک معمولی قطرے سے بنے انسان کو اتنے بڑے مالک کے سامنے جانے کا موقع مل جائے اور اپنے پیارے اللہ سے ملاقات نصیب ہوجائے تو رونا تو آہی جائے گا۔ داروغہ تھانے میں بلائے تو کیا حال ہوجاتا ہے؟ مالک کے سامنے جاکر کیا حال ہونا چاہئے؟ جب میں نے نماز کی نیت باندھی، میرے دل میں خیال آیا کہ کہاں حقیر اور گناہگار نور محمد، اور کہاں اللہ رب ذوالجلال والاکرام کا دربار، سجدے میں جاتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ اپنے مالک کے جو میرا محبوب بھی ہے قدموں میں سر رکھ رہا ہوں، مولوی صاحب نے مجھے نماز کے ساتھ نماز کا ترجمہ بھی یاد کرایا، مجھے یہ خیال آتا تھا کہ نماز میں التحیات اور درود شریف کیوں ہے؟ ایک روز مولوی صاحب نے بیان کیا کہ معراج میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں ملنے والی نماز کی صورت میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یہ موقع نصیب ہوتا ہے، اس لئے نماز کے آخر میں معراج کا وہ مکالمہ اور نبی پر درود پڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان یاد کیا

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

جاتا ہے، میرے دل کو یہ بات بہت اچھی لگی، اب میرا دل التحیات اور درود شریف میں بہت بھر بھر کرتا ہے، مجھے ایسا لگتا ہے کہ پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح بھی مجھ سے خوش ہے۔

میں الحمدللہ! درود اور التحیات دل کی گہرائیوں سے پڑھتا ہوں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی مجھے نصیب ہوئی ہے، سب سے پہلے جب مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ "جا اپنی ماں کو کلمہ پڑھوا دے، وہ تیار ہے اور تیرا انتظار کر رہی ہے۔" میں نے صبح کو مولوی صاحب کو بتایا، مولوی صاحب نے مجھے گھر جانے کا مشورہ دیا، میری ماں بہت بیمار تھی، میں نے ڈاکٹر کو لا کر دکھایا، میں ان کی خدمت کے لئے گھر میں رک گیا، میرا بیٹا بھی ان کی بہت سیوا (خدمت) کر رہا تھا، ان کو دستوں کا مرض ہو گیا تھا، بار بار کپڑے خراب ہو جاتے تھے، میں اپنے ہاتھوں سے ان کو نہلاتا اور کپڑے وغیرہ دھوتا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے میری ماں سے میری نہیں بنتی تھی، وہ میری اس خدمت سے مجھ سے بہت متاثر ہوئیں اور ان کے دل میں خیال آیا کہ مسلمان ہو کر یہ ایسا ہو گیا ہے۔ میں نے موقع دیکھ کر ان سے مسلمان ہونے کو کہا تو وہ تیار ہو گئیں۔ میں نے ان کو کلمہ پڑھایا اور ان کا نام فاطمہ رکھا۔ اللہ کا کرم ہے کہ وہ اچھی بھی ہو گئیں۔ گاؤں والوں کو میرا گاؤں آنا اچھا نہیں لگا، وہ میرے ساتھ دشمنیاں کرتے رہے، کئی بار مجھ پر حملے بھی ہوئے مگر اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بچا لیا، میں نے پھلت جا کر مشورہ کیا۔ مولوی صاحب نے مجھے گاؤں چھوڑنے کو کہا، میں اپنی ماں کو لے کر میرٹھ میں ایک کمرہ کرائے پر لے کر رہنے لگا، میرا بیٹا بھی یہاں آ کر مسلمان ہو گیا، گاؤں والوں کو میرا پتا معلوم ہو گیا، وہ میرٹھ میں بھی میرا پیچھا کرنے لگے، میرے چچا کے بڑے بیٹے نے ایک بدمعاش کو دس ہزار روپے مجھے گولی مارنے کے لئے دیئے۔ میں نے خواب میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر زیارت کی، انہوں نے فرمایا کہ "کل تمہیں مارنے کے لئے ایک بدمعاش آئے گا، اس کا نام محمد علی ہے، وہ کالی پینٹ اور نیلی قمیص پہنے ہوگا، اس سے کہنا کہ محمد علی ہو کر رام پھل کے "نور محمد" بننے پر مجھے مارنے آئے ہو" میں رات کو دکان بند کر کے جانے ہی والا تھا کہ وہ شخص آ گیا، میں نے فوراً اس سے کہا کہ محمد علی ہو کر رام پھل کے نور محمد بننے پر مارنے آئے ہو، وہ حیرت میں پڑ گیا، اس نے پوچھا: "تمہیں میرا نام کس نے بتایا؟" میں نے کہا: اس نے بتایا جو سارے سچوں کا سچا ہے، جس نے دنیا کو سچ سکھلایا ہے، میں نے اس کو رات کا خواب بتایا، قبول اسلام کی اپنی داستان سنائی تو وہ مجھ سے چمٹ کر رونے لگا، میرے ہاتھ میں ریوالور دے کر کہنے لگا: "پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بدنام کرنے والے محمد علی سے تم رام پھل کتنے اچھے ہو! ایسے کمینے کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں، لو میرے سر میں گولی مار دو" میں نے اس سے کہا: گولی مارنے سے کام نہیں چلے گا، سچی توبہ ہر گناہ کا علاج ہے، اللہ کے حضور توبہ کرو اور جماعت میں چلہ لگاؤ، اس نے وعدہ کیا، وہ صبح کو میرے یہاں آیا، میں اس کو لے کر حوض والی مسجد میں گیا اور وہ مجھ سے قرض لے کر جماعت میں چلا گیا۔

الحمدللہ! چار سال میں میرا لوہے کا کام سیٹ ہو گیا، سارا قرض بھی اتر گیا، پہلے میں نے اپنے بیٹے کی شادی کی اور گزشتہ سال ایک بیوہ کو مسلمان کر کے میں نے اس سے شادی کر لی ہے، اس کے چھ بچے بھی میری تربیت میں مسلمان ہیں۔

سب مسلمانوں سے دعا کی درخواست ہے، میں نے اپنے ساتھ ایک دعوتی ٹیم بنائی ہے جس نے بنگالی خانہ بدوشوں اور مدھیہ پردیش کے بھیل لوگوں میں دعوت کا کام شروع کیا ہے۔ اصل میں میرا ایک چلہ گمٹا نگر میں لگا، وہاں پر جگہ جگہ بنگالی لوگوں کی کچی بستیاں ہیں، ان میں اس وقت ہمارے مولوی صاحب کے ساتھی کام کر رہے تھے اور ایک چلہ کھنڈوہ کے علاقہ میں لگا، وہاں پر اسی طرح کی آبادی بھیلوں کی رہتی ہے۔ وہاں پر میں نے محسوس کیا کہ ان لوگوں میں کام کیا جائے تو یہ فوج مسلمان ہو سکتی ہے، کانپور میں سیٹ ہو کر پچھلے سال میں نے دس سفر کئے، مجھے اللہ سے امید ہے کہ لاکھوں لاکھ لوگ انشاء اللہ! مسلمان ہوں گے، ایسی نہ جانے کتنی آبادیاں ہوں گی، اگر سنجیدگی سے کوشش کی جائے تو نہ جانے کتنے لوگ دوزخ سے بچ سکتے ہیں، مسلمانوں کو اپنے اپنے حالات کے لحاظ سے دعوت کی فکر کرنی چاہئے۔ ☆☆☆

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

یار کے اولڈ

سنارا جیولرز

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

مرزا قادیانی کا ایک ”سچا“ دعویٰ

حمزہ نذیر

ختم نبوت دین کی اساس ہے، جس پر قرآن کریم کی سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث مبارکہ شاہد ہیں۔ ان نصوص قطعیہ کا منکر کافر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دجال وکذاب ہوگا۔

اسلامی تاریخ کے ہر دور میں حق کو اجاگر کرنے کے لئے اور باطل کی تاریکیوں کو مٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے علمائے حق اور اولیائے کرام کے ذریعہ اس امت کی مدد فرمائی۔ جنہوں نے امت مسلمہ کو باطل کی تند وتیز ہواؤں کے جھکڑ سے نکال کر راہ حق کی معطر فضا میں لا کھڑا کیا۔ کذب ودجل کے فرعون جب بھی کہیں پیدا ہوئے تو علم وفضل کے موسیٰ نے ان کا تعاقب کیا، چنانچہ جب کذب ودجل کا یہ فرعون مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آیا تو کئی علماء، صلحاء، خطباء اور ارباب قلم نے اس فتنہ کی سرکوبی کی۔

دعوؤں کی کثرت وتنوع

جھوٹے مدعیان نبوت کا جو سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے شروع ہوا تھا آج مرزا قادیانی تک اس کا تسلسل ہے، لیکن سابقہ مدعیان نبوت کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر کوئی ایک منصب کا دعویدار تھا، کسی بھی جھوٹے مدعی نبوت نے تین سے زائد دعوے نہ کئے ہوں گے، لیکن مرزا قادیانی اس سے مستثنیٰ ہے، جس کے دعوؤں کی تعداد تقریباً چوراسی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

”میں محدث ہوں، امام الزمان ہوں، مجدد ہوں، مثیل مسیح ہوں، مریم ہوں، مسیح موعود ہوں، ملہم، حامل وحی ہوں، حارث موعود ہوں، رجل فارسی ہوں، سلمان ہوں، چینی الاصل موعود ہوں، خاتم الانبیاء ہوں، خاتم الاولیاء ہوں، خاتم الخلفاء ہوں، حسنین سے افضل ہوں، مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں، یسوع کا ایلچی ہوں، رسول ہوں، مظہر خدا ہوں، خدا ہوں، مانند خدا ہوں، خالق ہوں، نطفہ خدا ہوں، خدا کا بیٹا ہوں، خدا کا باپ ہوں، خدا مجھ سے ظاہر ہوا اور میں خدا سے ظاہر ہوا ہوں، تشریعی نبی ہوں، آدم ہوں، شیث ہوں، نوح ہوں، ابراہیم ہوں، اسحاق ہوں، اسماعیل ہوں، یعقوب ہوں، یوسف ہوں، موسیٰ ہوں، داؤد ہوں، عیسیٰ ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہوں، ذوالقرنین ہوں، احمد مختار ہوں، بشارت اسمہ احمد کا مصداق ہوں، میکائیل ہوں، بیت اللہ ہوں، ردر گوپال ہوں، یعنی آریوں کا بادشاہ، کلکی اوتار ہوں، شیر ہوں، شمس ہوں، قمر ہوں، محی ہوں، ممیت ہوں، صاحب اختیارات کن فیکون ہوں، اتبع الناس ہوں، معجون مرکب ہوں، داعی الی اللہ ہوں، سراج منیر ہوں، متوکل ہوں، آسمان اور زمین میرے ساتھ ہیں، وجیہ حضرت باری تعالیٰ ہوں، زائد المجد ہوں، محی الدین ہوں، مقیم الشریعہ ہوں، منصور ہوں، مراد اللہ ہوں، اللہ کا محمود ہوں یعنی اللہ میری تعریف کرتا ہے، نور اللہ ہوں، رحمۃ للعالمین ہوں، وہ ہوں جس سے خدا نے بیعت کی ہے۔“

غرض دنیا جہاں میں جو کچھ تھا مرزا تھا لیکن سوال یہ ہے:

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلمان بھی ہو
تم سب ہی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

(بائیس جھوٹے نبی ص:۱۱)

علامات مسیح اور مرزا قادیانی

علماء فرماتے ہیں کہ یہ ایک مذہبی بہروپیہ تھا، جو عیسائیوں میں جاتا تو مسیح بن جاتا تھا اور مسلمانوں میں امام مہدی بن جاتا تھا۔

چنانچہ اس نے جب مسیح علیہ السلام کا روپ دھارا تو عیسائی مرزا قادیانی کے پاس آئے اور کہا کہ مسیح کی کچھ نشانیاں ہیں جو قرآن کریم وحدیث اور انجیل میں آئی ہیں کہ مردہ زندہ ہو جاتا تھا اور کوڑھی شفایاب ہو جاتا تھا، ہم بھی اپنے ساتھ کوڑھی اور مردہ کو لے کر آئے ہیں، اگر تو مسیح ہے تو کوئی نشانی تو دکھا؟

مرزا قادیانی کی تو ساری نبوت کذب ودجل پر چل رہی تھی، وہ کیسے یہ کام کر سکتا تھا؟ چنانچہ اس نے بہانہ بنایا کہ میں استخارہ کئے بغیر کوئی کام نہیں کرتا، آج

رات استخارہ کروں گا، اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اجازت دی تو معجزہ دکھاؤں گا، ورنہ میں معجزہ نہیں دکھا سکتا۔

اب عیسائیوں نے کہا، اچھا استخارہ تو ہوتا رہے گا، مسیح علیہ السلام کا ایک نقشہ تو نے اپنی کتاب میں کھینچا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی تین نانیاں اور دادیاں زنا کار اور بدکار عورتیں تھیں تو کم از کم تم اپنی تین زنا کار اور بدکار نانیوں کے نام تو لکھوا دو جو زنا کار اور بدکار ہیں۔

جب اگلے دن آیا تو کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی، اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ پندرہ دن تک مناظرہ بند کردو اور پندرہ دن کا مطلب پندرہ مہینے ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ پندرہ ماہ کے اندر عیسائی مناظر مر جائے گا، اگر میری یہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں تمام بدکاروں سے بدتر، میرا منہ کالا کردیا جائے، مجھے پھانسی پر لٹکا دیا جائے اور اس عرصہ میں مرزا نے عیسائی مناظر کو مروانے کے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے، لیکن عیسائی مناظر کے سر میں درد بھی نہ ہوا۔ پندرہ ماہ بعد عیسائی اپنے مناظر (یعنی عبداللہ آتھم جو کہ مرتد تھا) کو ساتھ لے کر مرزا قادیانی کے دروازے پر جا بیٹھے اور اپنے ساتھ کالک رکھ لی اور پھانسی لٹکائی لیکن مرزا پولیس کی مدد سے بچ گیا، اور عیسائیوں نے خوب جلوس نکالے اور اشتہارات چھاپے جس میں سے ایک اشتہار کا عنوان یہ تھا۔

پنجہ آتھم سے رہائی مشکل ہے آپ کی
توڑ ڈالے گا یہ آتھم اب نازک کلائی آپ کی

اللہ تعالیٰ نے ایک مرتد کے ذریعے سے مرزا کو ذلیل کیا، جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک مرزا مرتد سے بھی بدتر تھا۔ (خطبات صفدر ص:۱۴۷، ج:۱)

مرزا اور مہدی کا روپ

اسی طرح جب مہدی کا روپ دھارا تو کچھ میراثی پہنچ گئے، خبر لینے کے لئے، پہلے مدرسے میں گئے، مولوی صاحب کے پاس کہ حضرت دو احادیث لکھ دیں، جن میں امام مہدی کا ذکر ہے۔ مولوی صاحب نے احادیث کا ترجمہ لکھ دیا، انہوں نے اچھی طرح دو چار مرتبہ مولوی صاحب سے پڑھا اور قادیان چلے گئے، آگے مرزا قادیانی بیٹھا تھا، میراثیوں نے جا کر پوچھا کہ مہدی کہاں ہے؟ مرزا قادیانی نے کہا: میں ہی مہدی ہوں، اچھا آپ مہدی ہیں تو پھر یہ احادیث پڑھ لیں، آپ ان حدیثوں کے مطابق ہی آئے ہیں ناں! امام مہدی کا نام محمد ہوگا، آپ کا نام بھی محمد ہے؟ مرزا خاموش رہا، امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا، آپ کی والدہ کا نام بھی آمنہ ہے؟ وہ خاموش رہا، امام مہدی کے والد کا نام عبداللہ ہوگا، آپ کے والد کا نام بھی عبداللہ ہے؟ مہدی سید ہوں گے، آپ بھی سید ہیں یا مغل ہیں؟ مرزا کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ ایک میراثی نے کہا: اتنی لمبی چوڑی باتیں کرنے کا کیا فائدہ؟ حدیث میں لکھا ہے کہ امام مہدی اتنے سخی ہوں گے کہ کوئی غریب آئے گا تو اٹھ کر نہیں دیں گے فرمائیں گے کہ چادر بچھالو اور بھر بھر کے لے جاؤ۔ میراثیوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں تھا کہ سچا امام مہدی ہے یا جھوٹا؟ چھوٹی چادریں لائے ہیں یہ بھر دو روپوں سے، ہم یہ لے جائیں گے اور پھر دوسروں کو بھیجتے جائیں گے اور اگلی مرتبہ بڑی چادریں لائیں گے، ادھر مرزا قادیانی کا یہ حال تھا کہ زندگی میں کبھی دو آنے کی بھی زکوٰۃ نہیں دی تھی، وہ میراثیوں کو کہاں سے دیتا؟ بڑا پریشان ہوا، آخر کہنے لگا کہ بھائی کوئی اور امام مہدی ہوگا جو دینے والا ہوگا، میری تو خود مہدیت چندے پر چلتی ہے، لوگوں سے چندہ مانگتا ہوں پھر گزارا کرتا ہوں۔ میراثیوں نے کہا کہ ہمیں تو نہیں پتا تھا کہ تو منگتا امام مہدی ہے، چندے مانگنے کے لئے آیا ہوا ہے، ہم تو یہ اللہ کے نبی کی احادیث پڑھ کر آئے کہ امام مہدی دیں گے، آپ تو دینے والے امام مہدی نہیں، مانگنے والے امام مہدی ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ ہمیں جانے کا کرایہ ہی دے دو ہم چلے جاتے ہیں اور اعلان کرتے جائیں گے کہ یہ وہ امام مہدی نہیں ہے جس کا ذکر احادیث میں آیا ہے، یہ تو کوئی منگتا امام مہدی آ گیا ہے کہ پیسے دینے کو تیار نہیں، کسی کو چادریں بھر کر کیا دے گا؟ اب مرزا میراثیوں کے قابو میں آ گیا کہ جیب سے کرایہ بھی دوں اور یہ اعلان بھی کرتے جائیں آخر غصہ میں آ کر کہا کہ نکل جاؤ یہاں سے، کوئی پیسہ نہیں ہے میرے پاس، انہوں نے کہا کہ ہم کہاں جائیں؟ کرایہ تو ہمارے پاس نہیں ہے، ہم تو واپسی کا کرایہ اس لئے نہیں لائے تھے کہ امام مہدی کے پاس

یاحیّ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا قیّوم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کثرت سے پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسول پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام کی درخواست ہے

شیخ محمد عاطف پوری، اوکاڑہ Email:muhammadatif78692@ovi.com

جارہے ہیں وہاں سے ٹھریاں باندھ کر لائیں گے۔ واپسی کے کرایہ کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ تو مثلاً امام مہدی ہے۔ مراثیوں نے کہا: اچھا پھر آپ یہ تو اجازت دیں تاکہ ہم آپ کی نقل اتاریں اور لوگوں سے پیسہ اکٹھا کر کے کرایہ بنالیں تاکہ ہم واپس چلے جائیں، مرزا نے کہا: ٹھیک ہے، اب سارے میراثی باہر بیٹھ گئے ان میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور کہا کہ میں رب قادیان ہوں، دوسرا دائیں طرف جبرئیل بن کر کھڑا ہو گیا اور تیسرا آدھا منہ کالا کر کے مرزا قادیانی بن کر ایک طرف کھڑا ہو گیا اور چوتھا پورا منہ کالا کر کے شیطان بن کر ٹوکرے کے نیچے چھپ گیا، باقی تمام میراثی سامنے بیٹھ گئے۔

اب یہ جو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا: جبرئیل؟

تو دوسرے نے کہا: ہاں رب جلیل،

وہ رجسٹرلا ناذرانبیوں کی حاضری لگالیں۔

جبرئیل نے ایک گتہ سا دے دیا، اب میراثی کو جو نام آتے تھے مثلاً آدم: حاضر جناب، موسیٰ: حاضر جناب، نوح: حاضر جناب، جو نام اسے آتے تھے وہ بولتا گیا اور جو سامنے بیٹھے تھے وہ حاضری بولتے گئے۔ آخر اس کو جتنے نام آتے تھے، اس نے بولے اور پھر گتہ جبرئیل کو واپس کر دیا، وہ جس کا آدھا منہ کالا تھا، وہ کھڑا ہوا کہ جی آپ نے میری حاضری نہیں بولی، اس نے کہا: تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ کہا جی! میں مرزا قادیانی ہوں، تجھے میں نے نبی کب بنایا تھا؟ اس نے کہا چلو کچی میں نہ سہی پکی جماعت والوں میں نام ہوگا؟ اس نے کہا: تیرا نہ کچی میں ہے نہ پکی میں، اس نے کہا کہ گتہ میں نہیں تو کہیں گتہ کے باہر ہوگا، اتنے میں وہ جو ٹوکرے کے نیچے چھپا ہوا تھا وہ ٹوکرا اٹھا کر آ گیا اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا کہ جی اگر جان بخشی ہو تو کچھ عرض کروں؟ کہا: ہاں! کیا کہنا چاہتا ہے؟ کہا: آپ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بنائے تھے، میں نے اعتراض کیا تھا؟ میں نے ایک ہی نبی بنایا آپ نے اس کا بھی دل توڑ دیا، چلو دل رکھنے کے لئے کچھ تو کرتے؟ اب مرزا نے جو سارا منظر دیکھا تو جلدی سے دس روپے دے کر جان بخشی کروائی۔ (خطبات صفدر، ص:۱۵۳، ج:۱)

قارئین کرام! غور کرنے کا مقام ہے کہ ان مباحثوں میں مخالف کوئی عالم یا ولی نہیں، بلکہ کوئی میراثی ہے تو کوئی مرتد اور یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ مرزا ان سب سے بدترین انسان تھا، جبکہ اس کے بالمقابل علمائے دیوبند اور اہل اللہ کی جو مساعی رد قادیانیت پر ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔

ان دعووں سے مقصود کیا تھا؟

مرزا نے جتنے بھی دعوے کئے ان سے وہ کیا چاہتا تھا؟ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ فرماتے ہیں کہ وہ اصل میں خدائی کا دعویٰ کرنا چاہتا تھا، لیکن سمجھا کہ قوم اس کو تسلیم نہیں کرے گی، اس لئے تدریج سے کام لیا۔ پہلے خادم اسلام مبلغ بنا، پھر مجدد بنا، پھر مہدی ہو گیا، جب دیکھا قوم میں ایسے بے وقوفوں کی کمی نہیں جو اس کا دعویٰ مان لیں تو پھر کھلے بندوں نبی، رسول، خاتم الانبیاء وغیرہ بھی کچھ ہو گیا اور ہونہار مرد نے اپنے آخری دعویٰ (خدائی) کی تمہید بھی ڈال دی تھی۔ (سوانح حضرت ہزارویؒ، ص:۱۸۹)

مرزا نے جتنے دعوے کئے وہ تمام میں جھوٹا تھا، لیکن وہ اپنے ایک دعوے میں بالکل سچا تھا جس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

☆☆..........☆☆

ضروری اطلاع

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کا ''خواجہ خواجگان نمبر'' شائع ہو گیا ہے، اسی طرح حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی تالیف ''تذکرۂ خواجہ خواجگان'' بھی چھپ گئی ہے۔ دونوں کتب اپنے قریبی دفتر ختم نبوت سے طلب فرمائیں یا براہ راست مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان اور دفتر ختم نبوت پرانی نمائش کراچی سے بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

رعایتی قیمت: ''خواجہ خواجگان نمبر'' 350 روپے

رعایتی قیمت: ''تذکرہ خواجہ خواجگان'' 100 روپے

(علاوہ ڈاک خرچ)

برائے رابطہ ملتان: 061-4783486 برائے رابطہ کراچی: 021-32780337

قادیانی لڑکے سے نکاح

مفتی محمد زکریا

میں مورخہ ۱۰ رمارچ ۱۹۹۷ء کو نصیر احمد ولد عزیز احمد مرزائی قادیانی تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات کے ساتھ اپنے والدین کے گھر مری سے پسند کی شادی رچانے کی خاطر بھاگ گئی تھی، نصیر احمد نے مجھے اپنے والدین کے گھر سے بھاگتے وقت اپنے مذہب کے بارے میں کچھ نہ بتایا تھا اور میں اس کو مسلمان سمجھ رہی تھی جب کہ نصیر احمد مذہب کے اعتبار سے مرزائی قادیانی تھا اور اس کے سارے بہن بھائی، والدین، خاندان، رشتہ دار، عزیز و اقارب بلکہ پوری کی پوری نسل مرزائی قادیانی تھی اور ابھی تک مرزائی قادیانی ہے جبکہ مجھے گھر سے بھاگتے وقت اس بارے میں علم نہ تھا، ہم دونوں بھاگ کر کراچی چلے گئے اور ۱۰ رمارچ ۱۹۹۷ء کو شاہ فیصل کالونی، وارڈ نمبر ۱۰۶ میں مولانا نورالدین ہادی کے ذریعے نکاح کر لیا، نکاح میں میرا ولی یا وکیل میرا دیور وسیم احمد مقرر ہوا، جو مذہب کے اعتبار سے مرزائی قادیانی تھا اور اب بھی ہے، شادی کے گواہوں میں سے دو گواہ بھی مرزائی قادیانی تھے، جبکہ دولہا نصیر احمد نے اپنے مسلمان ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہ کیا، صرف زبان سے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا جبکہ ختم نبوت کا حلف نامہ تک نہ پڑھا گیا اور نہ ہی پڑھ کر سنایا گیا، نکاح خواں یا نکاح رجسٹرار مولانا نورالدین ہادی اور باقی مسلمان گواہوں کو لاعلم رکھا گیا اور ان کو بتایا ہی نہ گیا کہ ہمارا مذہب کیا ہے؟ جب ہم راولپنڈی اسد رضا جج کی عدالت میں پیش ہوئے تو میرے خاوند نے اسٹام پیپر پر لکھا ہوا حلف نامہ پیش کیا اور اسی طرح کا حلف نامہ میرے والدین اور دیگر ورثا کو بھی دیا گیا کہ میں مسلمان ہوں اور میں نے مسلمان بن کر آپ کی لڑکی سے شادی کی ہے اور ہمیشہ مسلمان بن کر رہوں گا۔

عدالت نے ہم دونوں کو میاں بیوی کی حیثیت سے زندگی گزارنے کی اجازت دے دی، عدالت سے اجازت ملنے کے بعد میں اپنے خاوند کے ساتھ اس کے قادیانی والدین، بہن، بھائیوں کے ساتھ اسی گھر میں عرصہ ساڑھے تیرہ سال سے رہتی ہوں اور اب بھی ان کے ساتھ اسی گھر میں رہتی ہوں، میرے خاوند کا اپنے تمام بہن بھائیوں، والدین، خاندان، رشتہ داروں، عزیز و اقارب وغیرہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، میل ملاپ دعا سلام، شادی بیاہ، موت مرگ حتیٰ کہ ہر قسم کے معاملات میرے ساتھ شادی کرنے سے پہلے کی طرح قائم و دائم ہیں، اس دوران میرے خاوند کے والدین، تایا، تائی اور دیگر رشتہ داروں کی اموات ہوئی ہیں اور میرا خاوند ان کی نماز جنازہ پڑھتا رہا، میں اپنے والدین اور ورثا کے خوف اور ڈر کی وجہ سے چپ چاپ اور خاموشی سے زندگی گزارتی رہی کیونکہ میرے والدین اور ورثا نے مجھے عدالت میں کیس کے دوران میرے خاوند کے قادیانی ہونے کے بارے میں بتایا تھا لیکن میں نے ان کی بات نہ مانی تھی اسی شرمندگی، خوف اور ڈر کی وجہ سے میں نے عرصہ ساڑھے تیرہ سال تک ان کو اس بات کا علم نہ ہونے دیا کہ میرا خاوند قادیانی ہے اب میرے والدین اور ورثا کو کسی ذرائع سے معلوم ہوا کہ آپ کی لڑکی کا خاوند مرزائی قادیانی ہے اور اس نے آپ کو دھوکا دیا ہوا ہے جبکہ آپ کی لڑکی جو اس کی بیوی ہے وہ بھی اس جرم میں برابر کی شریک ہے اور آپ کو کچھ بھی نہیں بتا رہی ہے اسی دوران عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم کو بھی ساری معلومات مل گئیں تو انہوں نے سخت الفاظ میں وارننگ دی جس سے میرا خاوند نصیر احمد سخت دباؤ کا شکار ہو گیا اور اس نے میرے والدین، ورثا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم والوں کو مطمئن کرنے کے لئے اپنے محلے کی مسجد میں جاکر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا، جبکہ میرے خاوند کے پاس اپنی پوری زندگی میں سابقہ کسی بھی دور یا سال میں کسی حافظ قرآن، قاری، عالم یا مفتی حضرات کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرنے کے باوجود اپنے والدین کے گھر میں اپنے بہن، بھائیوں کے ساتھ رہتا ہے اور اپنے بہن بھائیوں، خاندان، رشتہ داروں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے، اس ساری صورت حال کو دیکھتے ہوئے میرے والدین اور ورثا نے مجھے کہا ہے کہ تم اپنے خاوند سے الگ ہو جاؤ اور ہمیشہ کے لئے اس کو چھوڑ دو ورنہ ہم تم سے ہمیشہ کے لئے اپنا رشتہ ناطہ ختم کر کے تجھے لاتعلق کر دیں گے۔

کچھ عرصہ پہلے میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ مرزائی قادیانی لوگوں کے جنازے کیوں پڑھتے ہیں اور آخر کب تک میں اس بات کو اپنے

والدین یا رشتہ داروں سے چھپاتی رہوں گی تو میرے خاوند نے مجھے آگے سے جواب دیا کہ: میں نے اپنے باپ کی نماز جنازہ پڑھی ہے تو کوئی جرم نہیں کیا؟ میرا باپ مسلمان تھا کوئی کافر نہیں تھا (وہ احمدی مسلمان تھا) جن کو مسلمان لوگ مرزائی قادیانی کہتے ہیں، میں اپنے باپ کو کافر نہیں مانتا بلکہ مسلمان سمجھتا ہوں جو میرے احمدی باپ کو کافر کہے گا وہ خود کافر ہوگا۔ جس طرح عرصہ ساڑھے تیرہ سال سے تم میرے ساتھ زندگی گزارتی آئی ہو اسی طرح گزارتی رہو، میرے ساتھ رہنی ہو تو رہو ورنہ چلی جاؤ، جب ہم دونوں بھاگ کر کراچی چلے گئے تھے تو مری پولیس میرے خاوند کے والد عزیز احمد مرزائی قادیانی کو پکڑ کر لے گئی تو میرے سسر نے مری پولیس کو لکھ کر دیا کہ میں مرزائی قادیانی ہوں اور میری تمام اولاد مرزائی قادیانی ہے سارا خاندان، تمام رشتہ دار، عزیز و اقارب وغیرہ مرزائی قادیانی ہیں اور ہمارا دور کا بھی کوئی رشتہ دار مسلمان نہیں ہے۔ ان تمام تر حالات کے باوجود میں اپنے خاوند کو مسلمان سمجھ کر اس کے ساتھ زندگی گزارتی رہی اور اپنے خاوند کی خوشی کے لئے اس کے تمام بہن بھائیوں، والدین، خاندان، رشتہ دار ،عزیز و اقارب کی خدمت بھی کرتی رہی۔ بالخصوص اپنے دیوروں، جیٹھوں، نندوں اور اپنے سسر کی بہت زیادہ خدمت کی اور وہ مجھ سے بہت زیادہ خوش رہتے تھے اور اب بھی خوش رہتے ہیں، میں اپنے خاوند کے تمام بہن بھائیوں، خاندان، رشتہ داروں، عزیز و اقارب کے گھروں میں جاتی ہوں اور وہ ہمارے گھر میں آتے جاتے رہتے ہیں، میں ان کے گھروں کا پکا ہوا کھاتی رہی اور وہ ہمارے گھر سے پکا ہوا کھاتے رہے، میں نے ان کو کبھی غیر یا پرایا سمجھا نہیں، میں اپنے سسر اور ساس کی قبروں پر بھی جاتی رہتی اس کے علاوہ بھی بہت ساری باتیں ہیں جو کہ میں تحریر نہ کرسکی ان تمام تر حالات کو دیکھتے سنتے ہوئے میرے اور میرے خاوند کے بارے میں بتایا جائے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہمارا یہ عمل کیسا ہے؟

۱:... میرے نکاح میں میرا ولی یا وکیل میرا دیور وسیم احمد ہے جو مذہب کے اعتبار سے مرزائی قادیانی ہے اور نکاح کے دو گواہ بھی مرزائی قادیانی ہیں، میرے خاوند کے پاس سابقہ اپنی پوری زندگی میں کسی بھی دور یا سال میں کسی حافظ قرآن، قاری، عالم، مفتی حضرات کے ہاتھ پر بیعت کرکے اسلام قبول کرنے اور مسلمان ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، کیا فرماتے ہیں، علماء کرام قرآن و حدیث کی روشنی میں میرا نکاح ہوا ہے کہ نہیں؟

۲:... مرزائی والدین اور رشتہ داروں کی نماز جنازہ پڑھنے سے میرے خاوند کا ایمان سلامت رہا کہ نہیں؟ کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ مرزائی قادیانیوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اس کو مسلمان سمجھا جائے یا کہ مرزائی قادیانی سمجھا جائے؟

۳:... کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ میرا نکاح اپنے خاوند کے ساتھ قائم رہا کہ نہیں اور اگر نہیں رہا تو اسی خاوند کے ساتھ نکاح کو دوبارہ بحال کرنے کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا حکم ہے؟

۴:... کیا فرماتے ہیں علماء کرام قرآن و حدیث کی روشنی میں حلالہ کا طریقہ کیا ہے اور یہ کتنے عرصے کے لئے ہوتا ہے اور یہ بھی بتایا جائے کہ حلالہ کے بغیر بھی اسی خاوند کے ساتھ زندگی گزارنے کا کوئی طریقہ ہوسکتا ہے؟

۵:... کیا فرماتے ہیں علماء کرام قرآن و حدیث کی روشنی میں ولی کون بن سکتا ہے؟ باپ، چچا، تایا، ماموں، بھائی یا کہ کوئی بھی عام مسلمان بن سکتا ہے؟

۶:... کیا فرماتے ہیں علماء کرام، قرآن و حدیث کی روشنی میں کہ مرتد کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

۷:... کیا فرماتے ہیں علماء کرام، قرآن و حدیث کی روشنی میں کہ ہم دونوں نے میاں بیوی کی حیثیت سے جو زندگی گزاری ہے اور جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ جائز ہے یا کہ ولد الحرام ہے؟

۸:... ان تمام سوالات کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل سے دیا جائے۔

سائلہ: روزینہ کوثر، اسلام آباد

الجواب باسمہ تعالیٰ

واضح رہے کہ کسی بھی مسلمان لڑکی کا نکاح قادیانی لڑکے کے ساتھ بالکل نہیں ہوسکتا، کیونکہ قادیانی اپنے کفریہ اور باطل عقائد کی وجہ سے دین اسلام سے خارج ہیں اور مرتد و زندیق ہیں۔ آئینی طور پر بھی انہیں غیر مسلم اقلیت تسلیم کیا جاچکا ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں آپ کا نکاح قادیانی لڑکے کے ساتھ منعقد ہی نہیں ہوا، جیسا کہ الدرالمختار میں ہے:

"ولا يصلح ان ينكح مرتد أو مرتدة احدا من الناس مطلقاً"

(الدرالمختار مع الردالمحتار، ص:۲۰۰، ج:۳)

اور عالمگیری میں ہے:

"ولا يجوز للمرتد ان يتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا كافرة اصلية"

(فتاوی عالمگیری، ص:۲۸۲، ج:۱)

سب سے پہلی غلطی تو آپ نے اپنے والدین کی عزت کو پامال کرتے ہوئے اس قادیانی لڑکے کے ساتھ گھر سے بھاگ کر کی اور دوسری غلطی والدین کے سمجھانے پر کہ لڑکا قادیانی ہے، آپ نے پھر بھی اس کے ساتھ نکاح کیا اور تیسری غلطی یہ کہ جو کہ سب سے بڑی ہے کہ لڑکے اور اس کے گھر والوں کے قادیانی ہونے کا علم ہونے کے باوجود بھی آپ اس کے ساتھ رہتی رہیں اور میاں بیوی کے تعلقات قائم کرتی رہیں اور اب تک اسی کے ساتھ ہیں نعوذ باللہ کچھ تو خدا کا خوف کیا ہوتا، ایک مسلمان کا ایمان اتنا کمزور نہیں ہونا چاہئے کہ دنیا کے مفادات کی خاطر اپنے دین وایمان، خدا اور آخرت کو بھلا بیٹھے اور دنیا کی عارضی عیش و عشرت میں مست ہوجائے، اس کی سزا دنیا میں تو آپ کو مل ہی چکی ہے اور اگر توبہ نہ کی تو آخرت کی سزا ابھی باقی ہے اور وہ پورا عرصہ جو آپ نے اس قادیانی کے ساتھ گزارا ہے وہ زنا اور بدکاری کا ہے، اس دوران جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ بھی ناجائز اور ولد الحرام ہے۔ آپ پر لازم ہے کہ اپنے بچوں کو لے کر فوراً اس سے الگ ہوجائیں اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کریں اور اس شخص سے مکمل اجتناب کریں آپ کا شوہر پکا قادیانی ہے، اس نے آپ کو اور آپ کے والدین کو دھوکا دیا ہے، وہ پہلے بھی مسلمان ہوا تھا اور نہ ہی آئندہ اس کے مسلمان ہونے کے آثار نظر آتے ہیں، آپ کا چونکہ نکاح ہی نہیں ہوا اس لئے طلاق اور حلالہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر آپ اپنے دین وایمان کی سلامتی چاہتی ہیں تو اس قادیانی سے اپنی اور اپنے بچوں کی جان چھڑانے کی کوشش کریں، ورنہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہوگی جو کہ آپ کو تباہ و برباد کرکے چھوڑے گی۔ اس لئے دنیا کی چندروزہ زندگی اور اس کی فانی لذتوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ اپنی آخرت اور ہمیشہ کی زندگی کو پیش نظر رکھیں۔

۵:... عورت کا ولی شرعاً اس کا باپ، دادا، بیٹا، پوتا، بھائی یا چچا، تایا وغیرہ ہیں۔

۶:... مرتد کے بارے میں شریعت کا فیصلہ ہے کہ حکومت اس کو تین دن قید میں رکھے اور اسلام کے متعلق اس کے شکوک وشبہات دور کرنے کی کوشش کرے، اگر بات اس کی سمجھ میں آجائے تو بہتر ورنہ تین دن بعد حکومت اس مرتد کا سر قلم کردے۔ فقط واللہ اعلم۔ ☆☆

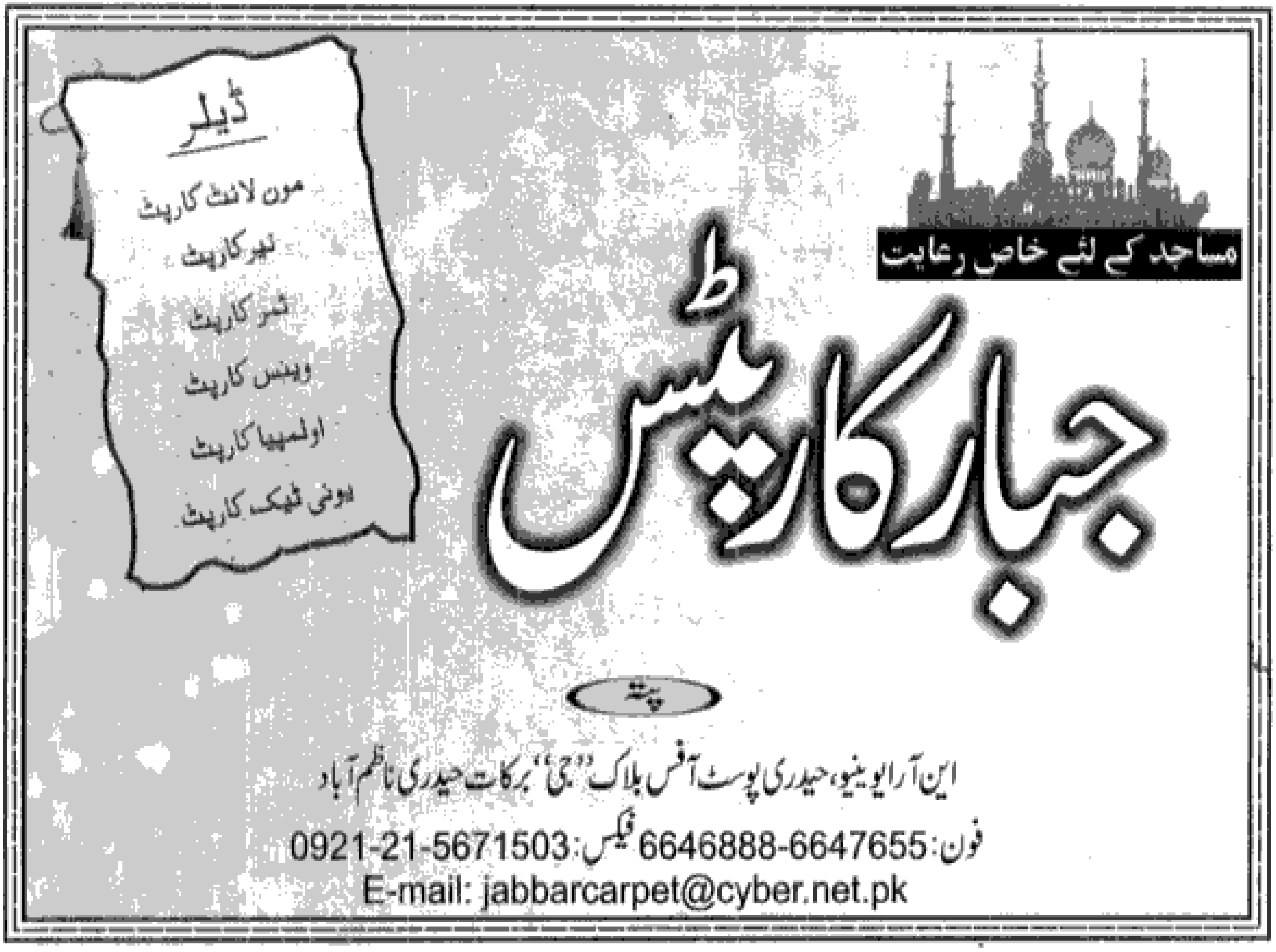

آخری قسط

کرسمس...یا..."بڑادن"

ابواسحاق، لاہور

سانتا کلاز:

کرسمس کی تقریبات میں تحفے دینا عیسائیوں کے ہاں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔ فرضی کردار سانتا کلاز جو بچوں کے لئے تحفے لاتا ہے چوتھی صدی کے ایک بشپ سینٹ نکولائس سے ماخوذ ہے۔ شمالی امریکا میں انگریزوں نے اسے کرسمس کی تقریبات کا حصہ بنادیا اور سینٹ نکولائس سانتا کلاز بن گیا۔ اینگلو امریکن روایات میں یہ ہنس مکھ شخصیت برف گاڑی کھینچتے ہوئے چمنی کے ذریعے گھر کے اندر داخل ہوتا ہے اور بچوں کے لئے تحائف چھوڑ کر وہاں سے اپنا کھانا کھا کر چلا جاتا ہے، وہ پورے سال بچوں کے لئے کھلونے اور دیگر تحفوں کی فہرست بناتے ہوئے گزارتا ہے۔ فرانس میں بھی سانتا کلاز کا یہی تصور ہے فرانسیسیوں کا خیال ہے کہ کوکا کولا کمرشل سانتا کلاز کے سرخ وسفید لباس سے متاثر ہوکر بنایا گیا ہے جو ۱۹۳۰ء میں پوری دنیا میں پھیل گیا۔ کچھ حلقوں کے خیال میں سانتا کلاز کھلونوں کی دکان پر کام کرتا ہے اور سارا سال کھلونے تیار کرتے ہیں، کچھ کا خیال ہے کہ اس نے مسز کلاز کے ساتھ شادی کی ہے۔ شمالی امریکا اور برطانیہ میں سانتا کلاز کے نام سے ایک شاپنگ مال ہے، جہاں بچے جاکر تحائف طلب کرتے ہیں، بہت سے ممالک میں بچے خالی کنٹینر رکھتے ہیں تاکہ سانتا کلاز اس میں کھلونے، ٹافیاں یا پھل وغیرہ رکھ دیں، امریکا میں بچے کرسمس کے موقع پر خالی چیزیں آتش دان میں رکھتے ہیں، کیونکہ ان کا خیال ہے کہ سانتا کلاز چمنی کے راستے تحائف لے کر آتا ہے۔ بعض ممالک میں بچے کرسمس کی رات کو اپنے جوتے اتار کر رکھتے ہیں تاکہ سانتا کلاز اس میں تحفے رکھ دیں۔ دراصل یہ سب بچوں کو بہلانے اور خوش کرنے کے لئے قائم کئے گئے مفروضے ہیں، بچوں کو تحائف سانتا کلاز نہیں بلکہ ان کے خاندان والے دیتے ہیں، مگر وہ اپنے بچوں کو بتاتے ہیں کہ یہ تحائف ان کے لئے سانتا کلاز لے کر آیا ہے۔

سانتا کلاز یا کرسمس بابا:

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "سانتا کلاز" کا نام سینٹ نیکلاؤس تھا جو کہ چوتھی صدی میں ترکی میں پیدا ہوا اس کی زندگی مسیح کے لئے مخصوص تھی، وہ فیاض دل شخص تھا جو غربا اور خاص کر بچوں کی مدد کرنے میں مشہور تھا، وقت کے رومی حکمران اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، انہوں نے اسے قید میں ڈال دیا اور اذیت پہنچائی لیکن جب شہنشاہ روم کنسٹنٹائن ۳۱۲ء میں مسیحی ہوگیا تو اس نے سینٹ نیکلاؤس کو قید سے آزاد کردیا۔ بادشاہ کی طرف سے ۳۲۵ء کلیسا کی بلائی گئی نیکائیہ کی کانفرنس میں سینٹ نیکلاؤس نے بھی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی اور بچوں کے لئے اس کی محبت میں مزید اضافہ ہوا، آج اسے سسلی، یونان، روس اور ملاحوں اور بچوں کا سرپرست سینٹ سمجھا جاتا ہے۔ ہالینڈ نے بالخصوص سانتا کلاز کی روایت کو زندہ رکھا، جہاں بچے کرسمس کی رات لکڑی کے بڑے بڑے جوتوں کو آتش دان کے قریب اس امید پر رکھ دیتے تھے کہ کرسمس کے دن سانتا کلاز انہیں کھانے کی اشیاء اور تحائف سے بھر دے گا۔ ۱۸۲۲ء میں ایک شاعر کلیمنٹ سی مورنے "کرسمس سے پہلے کی رات" میں "سینٹ نک کی طرف سے ایک وزٹ" کے عنوان سے سانتا کلاز پر نظم لکھی اور سرخ لباس میں ملبوس ایک موٹے اور خوش باش شخص کا جدید تصور متعارف کروایا جو آج پوری دنیا میں رائج ہے۔

آج کل عیسائی دنیا کرسمس سے پہلے ۴ اتوار مسیح کی پہلی آمد کی خوشی منانے کی تیاری میں مخصوص کرتی اور مناتی ہے۔ آمد کے ان ۴ اتواروں پر دنیا بھر میں گرجا گھروں میں پادری اور فادر صاحبان مسیح کی پیدائش سے متعلق مختلف پہلوؤں اور بھیدوں پر وعظ دیتے ہیں اور کلیسا کو کرسمس کی حقیقی برکات، خوشی اور شکرگزاری کے لئے تیار کرتے ہیں۔ عملی طور پر نومبر کے مہینے ہی سے گرجا گھروں میں مخصوص پروگراموں کا انعقاد شروع ہوجاتا ہے۔

گرجا گھروں میں کرسمس کے موضوع پر موسیقی کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں، جن میں مسیحی (خاص طور پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں) کرسمس کے حوالے سے تیار کئے گئے نئے گیت پیش کرتے ہیں، سب سے اچھے گیت پیش کرنے والوں کو انعامات (شیلڈز، کپس اور سرٹیفکیٹ) سے نواز کر ان کو حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

گرجا گھروں میں کینڈل لائٹ سروس (عبادت) کی جاتی ہے۔ یہ عبادت موم بتیوں اور

چراغوں کی روشنی میں کی جاتی ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک یہ عبادت روحانیت کو اجاگر کرتی ہے۔ عبادت گاہوں میں چراغوں اور شمعوں کا استعمال عبادات اور عبادت گاہوں کے حسن وآرائش کو دوبالا کرنے، خوشی کے احساسات کا اظہار کرنے، خداوند کی موجودگی اور پاکیزگی کے لئے کیا جاتا ہے۔ کینڈل لائٹ سروس کا پیغام یہ ہے کہ مسیح کی پیدائش سے ہر طرح کے گناہ کے سائے اور اندھیرے ختم ہوگئے ہیں۔ گرجا گھروں میں کرسمس سے متعلق ڈرامے اور ٹیبلوز تیار کئے جاتے ہیں اور انتہائی اہتمام کے ساتھ خوبصورت اور موثر انداز میں مسیح کی پیدائش کے واقعے اور پیغام کو پیش کیا جاتا ہے۔

ہم پر کفار کے تہواروں کا تعارف حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

یہ بات متفق علیہ ہے کہ مسلمان شخص کے لئے کفار کے حالات جاننا کوئی معنی نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کے شعار اور عادات کی معرفت اس کے لئے اہم ہے، جب تک وہ انہیں اسلام کی دعوت نہ دینا چاہے، لیکن جب ان کے شعار جاہل قسم کے مسلمانوں میں سرایت کر رہے ہوں اور وہ اس میں قصداً یا بغیر قصد کے مبتلا ہور ہے اور اس پر عمل کر رہے ہوں تو اس وقت ان کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ان سے اجتناب کیا جا سکے، اس آخری دور میں اس کی ضرورت بہت زیادہ ہوگئی ہے، جس کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

۱:... کفار کے ساتھ کثرت سے میل جول اور اختلاط چاہے وہ مسلمان کا ان کے ملک میں حصول تعلیم کے لئے جانے کی صورت میں ہو یا پھر سیر وسیاحت اور تجارت کے لئے یا کسی اور سبب کی بنا پر تو ان کے ممالک میں جانے والے یہ لوگ وہاں ان کے کچھ دینی شعار اور کام دیکھتے ہیں تو انہیں یہ کام اچھے لگتے ہیں تو یہ ان کی پیروی کرنا شروع کر دیتے ہیں اور خاص کر نفسیاتی ہزیمت وشکست کے ساتھ اور ان کا کفار کو شدید قسم کی پسندیدگی کی نظروں سے دیکھنا ان کے ارادہ کو سلب کر لیتا ہے اور ان کے دل میں فساد پیدا ہوتا ہے، جس کی بنا پر دل میں دین کمزور ہو جاتا ہے۔

اسی وجہ سے بہت سے مغربی ثقافت کے دلدادہ لوگ کافروں کو ترقی یافتہ اور مہذب لوگ کہتے ہیں حتی کہ ان کی عادت اور عادتاً کئے جانے والے اعمال میں بھی ترقی یافتہ مانتے ہیں، یا پھر یہ اس طریقہ سے ہوتا ہے کہ ان کے تہواروں کو غیر مسلم اقلیتوں اور گروہوں کے ذریعہ اسلامی ممالک میں ظاہر کیا جاتا ہے جس سے جاہل قسم کے مسلمان لوگ متاثر ہوتے ہیں۔

۲:... یہ معاملہ اور بھی خطرناک اس لئے ہوگیا ہے کہ میڈیا جو کہ ہر چیز کو تصویر اور آواز کے ساتھ روئے زمین میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کفار کا میڈیا اپنی عادت اور شعار نشر کرنے میں مسلمانوں کے میڈیا کی نسبت زیادہ قوی اور طاقتور ہے، اس کے برعکس مسلمان میڈیا کے پاس کچھ بھی طاقت نہیں، اس طرح کہ بہت سے فضائی چینل دوسروں کے تہوار نشر کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور خاص کر عیسائیوں کے تہوار نشر کئے جاتے ہیں، زیادہ خطرناک بات یہ ہے جس نے معاملہ اور زیادہ خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے کہ بعض علاقائی تنظیموں نے مسلم ممالک میں کافروں اور بدعتیوں کے بہت سے تہوار اور شعار اور ان کے جشن کو ترویج دی اور انہیں عرب فضائی چینلوں کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا تو اس سے مسلمان دھوکا کھا گئے، کیونکہ یہ مسلمان ممالک سے نشر کئے جارہے اور اسلامی ممالک میں جشن منائے جارہے ہیں۔

۳:... مسلمانوں کو تاریخ کے ساتھ ساتھ اس مشکل کا سامنا رہا ہے کہ بعض مسلمان غیر مسلموں سے میل جول کی بنا پر ان کے شعار سے متاثر ہوئے جن کی بنا پر مسلمان علماء دین کو اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ وہ عام مسلمانوں کو مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کے تہواروں اور ان کے شعائر کی تقلید کرنے سے اجتناب کرنے کا کہیں جو ان عیسائیوں سے لئے گئے ہیں۔

۴:... عصر حاضر میں ان کے بعض تہوار بہت بڑے اجتماع میں بدل چکے ہیں، اس کے خصائص وہی پرانے تہوار والے ہیں اور اس میں بہت سارے مسلمان بغیر کسی علم کے ہی شریک ہو جاتے ہیں، جیسا کہ کھیلوں کے اولمپک مقابلے ہوتے ہیں جو کہ اصلاً یونانیوں اور پھر رومیوں اور پھر عیسائیوں کا تہوار ہے اور اسی طرح وہ مہرجانات جو خرید وفروخت یا پھر ثقافت وغیرہ کے نام سے منعقد کئے جاتے ہیں حالانکہ اصل میں مہرجان فارسیوں کا تہوار ہے اور ان مہرجانوں کا انعقاد کرنے والے اکثر لوگ اس سے لاعلم ہیں۔

۵:... شر اور بُرائی کو اس لئے جاننا کہ اس سے بچا اور اجتناب کیا جائے، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر وبھلائی کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اور میں شر وبُرائی کے متعلق ان سے اس ڈر کی بنا پر سوال کرتا کہ کہیں مجھے وہ پا نہ لے۔''

یہ تو ہر ایک کے علم میں ہے کہ سب سے عظیم اور خطرناک بیماری یہ ہے کہ ایک مسلمان شخص کسی ایسے شعار کا مرتکب ہو جو کفار کے شعار میں ان کی خاص عادات میں سے ہو اور مسلمان اسے جانتا تک نہ ہو حالانکہ ہمیں اس سے اجتناب کرنے اور بچنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ وہ پلید اور گمراہی ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب، دسمبر ۲۰۱۰ء)

قانون توہینِ رسالت کیا اور کب سے ہے؟

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا" (الاحزاب:۵۷)

ترجمہ:... "جو لوگ ستاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو، ان کو پھٹکارا اللہ نے دُنیا میں اور آخرت میں، اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ذلت کا عذاب۔"

تفسیر ابن عباسؓ میں ہے: "علیھم اللہ (فی الدنیا) بالقتل .... (والآخرۃ) فی النار" ...یعنی گستاخِ رسول کی سزا دُنیا میں قتل اور آخرت میں جہنم ہے... اس آیت کے ذیل میں حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ تفسیر مظہری میں مسئلے کا عنوان لگا کر لکھتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کی شخصیت، دین، نسب یا حضور کی کسی صفت پر طعن کرنا اور صراحتاً یا کنایتاً یا اشارتاً یا بطورِ تعریض آپ پر نکتہ چینی کرنا اور عیب نکالنا کفر ہے، ایسے شخص پر دونوں جہان میں اللہ کی لعنت، دُنیوی سزا سے اس کو توبہ بھی نہیں بچا سکتی، ابن ہمام نے لکھا ہے: جو شخص رسول اللہ ﷺ سے دل میں نفرت کرے، وہ مرتد ہوجائے گا۔ بُرا کہنا تو بدرجۂ اولیٰ مرتد بنا دیتا ہے، اگر اس کے بعد توبہ بھی کرلے تو قتل کی سزا ساقط نہیں ہوسکتی۔ اہلِ فقہ نے لکھا ہے کہ یہ قول علمائے کوفہ (امام ابوحنیفہؒ صاحبینؒ وغیرہ) اور امام مالکؒ کا ہے۔

ایک روایت میں حضرت ابوبکرؓ کا بھی یہی فتویٰ منقول ہے۔

یہ سزا بہرحال دی جائے گی، خواہ وہ اپنے قصور کا اقرار کرلے اور تائب ہوکر آئے یا منکرِ جرم ہو اور شہادت سے ثبوت ہوجائے۔ دُوسرے موجباتِ کفر کا اگر انکار کردے خواہ شہادت ثبوت موجود ہو تو انکار معتبر ہوگا۔ علماء نے یہاں تک کہا ہے کہ نشے کی حالت میں بھی اگر رسول اللہ ﷺ کو بُرا کہنے کے جرم کا ارتکاب کیا ہو تب بھی اس کو معاف نہیں کیا جائے گا، ضرور قتل کیا جائے گا۔ ہاں نشے کی حالت کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ اس نے خود اپنے اختیار سے بغیر جبر و اکراہ کے ممنوع طریقے سے نشہ آور چیز کھائی، پی ہو۔ اگر ارتکابِ نشی اپنے اختیار سے نہ کیا ہو تو ایسا مدہوش آدمی پاگل کے حکم میں ہے (اس کو سزا نہیں دی جائے گی)۔

خطابی نے لکھا ہے، میں نہیں جانتا کہ ایسے شخص کے واجب القتل ہونے میں کسی نے اختلاف کیا ہو، ہاں اگر اللہ کے معاملے میں کسی کا قتل واجب ہوجائے تو توبہ کرنے سے سزائے قتل ساقط ہوجاتی ہے، اسی طرح کوئی مست نشے میں مدہوش آدمی رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے علاوہ کوئی اور کلمۂ کفر زبان سے نکال دے تو خواہ اس نے باختیارِ خود بغیر اکراہ کے ممنوع طریقے سے نشہ کیا ہو، پھر بھی اس کو مرتد نہیں قرار دیا جائے گا۔"

(تفسیر مظہری اُردو، ج:۹، ص:۲۲۹، ۲۳۰)

سنن ابی داؤد میں ہے:

۱:... "عن علی ان یھودیۃ کانت تشتم النبی ﷺ وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی ماتت وأبطل رسول اللہ ﷺ دمھا۔"

(ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۵۱)

ترجمہ:... "حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضور ﷺ کو بُرا بھلا کہتی تھی، اور آپ ﷺ کی توہین و تنقیص کیا کرتی تھی، اس بات پر ایک شخص نے اس عورت کا گلا گھونٹ دیا، یہاں تک کہ وہ مرگئی، حضور ﷺ نے اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔"

۲:... "عن أبی برزۃ قال: کنت عند أبی بکر فتغیظ علی رجل فاشتد علیہ، فقلت: أتأذن لی یا خلیفۃ رسول اللہ أضرب عنقہ؟ قال: فأذھبت کلمتی غضبہ، فقام فدخل فأرسل الیّ، فقال: ما الذی قلت آنفا؟ قلت: ائذن لی، أضرب عنقہ! قال: أکنت فاعلا لو أمرتک؟ قلت: نعم! قال: لا واللہ! ما کانت لبشر بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔" (ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۵۱)

ترجمہ:... ’’حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ ایک شخص پر غصہ ہوئے اور سخت ترین غصہ ہوئے، میں نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں! یہ بات کہنے سے ان کا غصہ جاتا رہا اور وہ کھڑے ہوکر اندر چلے گئے، پھر انہوں نے مجھے بلوایا اور فرمایا: تم نے ابھی کیا بات کہی تھی؟ میں نے عرض کیا: مجھے آپ اجازت دیں تو میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا: تمہیں اگر میں حکم دیتا تو تم اس شخص کی گردن واقعی اُڑا دیتے؟ میں نے عرض کیا: بلاشبہ میں اس کی گردن اُڑا دیتا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے بعد یہ مقام کسی کو حاصل نہیں ہے۔‘‘

امام ابویوسفؒ ’’کتاب الخراج‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’وأیما رجل مسلم سب رسول اللہ ﷺ أو کذبہ أو عابہ أو تنقصہ فقد کفر باللہ وبانت منہ زوجتہ، فان تاب والّا قتل.‘‘ (کتاب الخراج ص:۱۹۷، ۱۹۸)

ترجمہ:... ’’جس مسلمان نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی، یا آپ ﷺ کی کسی بات کو جھٹلایا، یا آپ ﷺ میں کوئی عیب نکالا یا آپ ﷺ کی تنقیص کی، وہ کافر و مرتد ہوگیا اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا، پھر اگر وہ اپنے اس کفر سے توبہ (کرکے اسلام و نکاح کی تجدید) کرلے تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔‘‘

علامہ شامی نے ’’تنبیہ الولاۃ والحکام‘‘ میں علامہ تقی الدین سبکی کی کتاب ’’السیف المسلول علٰی من سبّ الرسول ﷺ‘‘ سے نقل کرتے ہیں:

’’قال الامام خاتمۃ المجتھدین ابو الحسن علی بن عبدالکافی السبکی رحمہ اللہ فی کتابہ السیف المسلول علٰی من سب الرسول ﷺ، قال القاضی عیاض: أجمعت الأمّۃ علٰی قتل منتقصۃ من المسلمین وسابہ، قال أبوبکر ابن المنذر: أجمع عوام أھل العلم علٰی أن من سب النبی ﷺ القتل وممن قال ذلک مالک بن أنس واللیث وأحمد واسحاق وھو مذھب الشافعی، قال عیاض: وبمثلہ قال أبو حنیفۃ وأصحابہ والثوری وأھل الکوفۃ والأوزاعی فی المسلم، وقال محمد بن سحنون: اجمع العلماء علٰی أن شاتم النبی ﷺ والمتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالٰی ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر، وقال أبو سلیمان الخطابی: لا أعلم أحدًا من المسلمین اختلف فی وجوب قتلہ اذا کان مسلما.‘‘ (رسائل ابن عابدین ج:۱۰، ص:۳۱۶)

ترجمہ:... ’’امام خاتمۃ المجتہدین تقی الدین ابی الحسن علی بن عبدالکافی السبکیؒ اپنی کتاب ’’السیف المسلول علٰی من سب الرسول ﷺ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اُمت کا اجماع ہے کہ مسلمانوں میں سے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں تنقیص کرے اور سب و شتم کرے، وہ واجب القتل ہے۔ ابوبکر ابن المنذر فرماتے ہیں کہ تمام اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص حضور ﷺ کو سب و شتم کرے، اس کا قتل واجب ہے۔ امام مالک بن انسؒ، امام لیثؒ، امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ اسی کے قائل ہیں، اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اسی طرح کا قول امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب سے اور امام ثوریؒ سے اور امام اوزاعیؒ سے شاتم رسول کے بارے میں منقول ہے۔ امام محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ علماء نے نبی کریم ﷺ کو سب و شتم کرنے والے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے کفر پر اجماع کیا ہے، اور ایسے شخص پر عذابِ الٰہی کی وعید ہے، اور جو شخص ایسے موذی کے کفر و عذاب میں شک و شبہ کرے، وہ بھی کافر ہے۔ امام ابوسلیمان الخطابیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہیں جس نے ایسے شخص کے واجب القتل ہونے میں اختلاف کیا ہو۔‘‘

اور علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

’’فنفس المؤمن لا تشتفی من ھذا الساب اللعین، الطاعن فی سیّد الأوّلین والآخرین الّا بقتلہ وصلبہ بعد تعذیبہ وضربہ فان ذلک ھو اللائق بحالہ الزاجر لأمثالہ عن سیء أفعالہ.‘‘ (رسائل ابن عابدین، ج:۱، ص:۳۲۷)

ترجمہ:... ’’جو ملعون اور موذی آنحضرت ﷺ کی شانِ عالی میں گستاخی کرے اور سب و شتم کرے اس کے بارے میں مسلمانوں کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک کہ اس خبیث کو سخت سزا کے بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی نہ لٹکایا جائے، کیونکہ وہ اسی سزا کا مستحق ہے، اور یہ سزا دوسروں کے لئے عبرت ہے۔‘‘

خلاصہ یہ کہ قرآن وسنت اور اجماع اُمت سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی گستاخی اور توہین وتنقیص ارادۃً ہو، یا بلا ارادہ موجب کفر اور موجب قتل ہے۔

متحدہ ہندوستان میں مسلمان، ہندو، سکھ، مجوسی اور پارسیوں کے علاوہ بہت سے مذاہب کے پیروکار رہتے تھے، ہر ایک کے اپنے اپنے معتقدات اور اپنے اپنے مقتدا اور راہنما تھے، راجپال جیسے ازلی بدبخت مسلم دشمنی میں پیغمبر اسلام کے بارے میں گستاخی اور آپ کی عزت وحرمت پر ناپاک حملے کرتے تھے، تو ردِّعمل کے طور پر غازی علم الدین شہیدؒ جیسے سچے عاشق رسول انہیں کیفر کردار تک پہنچادیتے تھے، ان حالات کو دیکھتے ہوئے انگریز کو ہر ایک کے مذہبی راہنماؤں کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے قانون وضع کرنا پڑا، چنانچہ ۱۹۲۷ء میں تعزیرات ہند میں دفعہ ۲۹۵-الف ایزاد کی گئی جو مجموعہ تعزیرات پاکستان مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۹۲ء میں درج ذیل الفاظ میں مذکور ہے:

"دفعہ ۲۹۵-الف جو کوئی شخص ارادۃً اور اس عداوتی نیت سے کہ پاکستان کے شہریوں کی کسی جماعت کے مذہبی احساسات کو بھڑکائے بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری اشکال محسوس العین، اس جماعت کے معتقدات مذہبی کی توہین کرے یا توہین کرنے کا اقدام کرے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزادی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

چوہدری محمد شفیع باجوہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

"یہ دفعہ ۱۹۲۷ء میں ایزاد کی گئی تاکہ اگر کسی مذہب کے بانی پر توہین آمیز حملہ کیا جائے تو ایسا کرنے والے کو سزادی جاسکے۔ اس سے پہلے اس قسم کے اشخاص کے خلاف دفعہ ۱۵۳-الف استعمال ہوا کرتی تھی مگر ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کی رُو سے یہ طریقہ غلط قرار پایا، تقریر کرنے والے یا مضمون لکھنے والے۔"

(شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان، ص:۱۲۲،۱۲۱)

چونکہ توہین رسالت کے جرم کی یہ سزا بالکل ناکافی تھی، اس لئے جنرل محمد ضیاء الحق کے دور حکومت ۱۹۸۴ء میں تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا اور اس کے ذریعے اس جرم کی سزا، سزائے موت یا عمر قید مع جرمانہ تجویز کی گئی، اس دفعہ کا متن حسب ذیل ہے:

۲۹۵-سی نبی کریم ﷺ کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال

"جو شخص الفاظ کے ذریعے خواہ زبان سے ادا کئے جائیں یا تحریر میں لائے گئے ہوں، یا دکھائی دینے والی تمثیل کے ذریعے یا بلاواسطہ یا بالواسطہ تہمت یا طعن یا چوٹ کے ذریعے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے، اس کو موت یا عمر قید کی سزادی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

جیسا کہ گزرا ہے کہ توہین رسالت کے جرم کی سزا قرآن وسنت اور اجماع اُمت کی روشنی میں سزائے موت ہے، اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی میں سزائے موت یا عمر قید تجویز کی گئی۔ اب بھی یہ دفعہ اسلامی قانون کے ہم آہنگ نہیں تھی، اس لئے وفاقی شرعی عدالت نے اکتوبر ۱۹۹۰ء میں اپنے ایک فیصلے میں صدر پاکستان کو ہدایت کی کہ ۳۰؍اپریل ۱۹۹۱ء تک اس قانون کی اصلاح کی جائے اور اس دفعہ میں "یا عمر قید" کے الفاظ حذف کرکے توہین رسالت کی سزا صرف موت مقرر کردی جائے۔ اگر اس تاریخ تک اس قانون کی اصلاح نہ کی تو اس تاریخ کے بعد یہ الفاظ خودبخود کالعدم قرار پائیں گے اور صرف سزائے موت ملک کا قانون قرار پائے گا۔ حکومت نے روایتی سستی کا مظاہرہ کیا، اور وہ تاریخ گزر گئی۔ اس لئے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے مطابق دفعہ ۲۹۵-سی میں "یا عمر قید" کے الفاظ کالعدم قرار پائے اور قانون بن گیا کہ توہین رسالت کے جرم کی سزا صرف موت ہے۔

اس کے بعد قومی اسمبلی نے ۲؍جون ۱۹۹۲ء کو متفقہ قرارداد منظور کی کہ توہین رسالت کے مرتکب کو سزائے موت دی جائے۔ خبر کا متن حسب ذیل ہے:

"اسلام آباد (نمائندہ جنگ) قومی اسمبلی نے منگل کے دن متفقہ قرارداد منظور کی کہ توہین رسالت کے مرتکب کو پھانسی کی سزا دی جائے اور اس ضمن میں مجریہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ (ج) میں ترمیم کی جائے اور عمر قید کے لفظ حذف کرکے صرف پھانسی کا لفظ رہنے دیا جائے۔ یہ قرارداد آزاد رکن سردار محمد یوسف نے پیش کی اور کہا کہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کو سزائے موت دی جائے، جبکہ قانون میں عمر قید اور پھانسی کی سزا متعین کی گئی ہے۔ مذہبی اُمور کے وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے بتایا کہ وزیراعظم کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا تھا، جس میں تمام مکتبہ فکر کے علماء نے شرکت کی تھی، اس اجلاس میں طے پایا تھا کہ توہین رسالت کے مرتکب کو کم تر سزا نہیں دینی چاہئے، اس کی سزا موت ہونی چاہئے۔ وفاقی وزیر پارلیمانی اُمور چوہدری امیر

حسین نے کہا کہ حکومت اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتی، حکومت اس ضمن میں پہلے بھی قانون سازی کی تیاری کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں ایک ترمیمی بل سینیٹ میں پیش ہوچکا ہے۔''

(۳رجون ۱۹۹۲ء روزنامہ جنگ کراچی)

۸رجولائی ۱۹۹۲ء کو سینیٹ نے توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت کا ترمیمی بل منظور کیا:

''اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) سینیٹ نے بدھ کو ایک بل کی منظوری دی جس کے تحت حضور نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کی بے حرمتی کی سزا موت ہوگی، فوجداری قانون میں تیسری ترمیم کا بل وفاقی شرعی عدالت کے حالیہ فیصلے کی روشنی میں منظور کیا گیا ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ تعزیرات پاکستان دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت حضور نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کی بے حرمتی پر عمر قید کی سزا اسلامی احکامات کے منافی ہے۔ یہ بل جو قومی اسمبلی پہلے ہی منظور کرچکی ہے، سینیٹ میں وزیر قانون چوہدری عبدالغفور نے پیش کیا، انہوں نے بل کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ قانون میں شاتم رسول اور توہین رسالت کی سزا عمر قید یا سزائے موت ہے، وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں حضور اکرم ﷺ کے اسم مبارک کی توہین کی سزا عمر قید کی بجائے سزائے موت تجویز کی گئی ہے، کیونکہ عدالت کے خیال میں ایسے ملزم کو صرف سزائے موت ہی دی جانی چاہئے۔ سینیٹر راجہ ظفرالحق نے اس موقع پر کہا کہ قانون کے بارے میں اسٹینڈنگ کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۹۵ کے تحت آنے والے جرم کی مزید تشریح کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ قائد ایوان محمد علی خان نے کہا کہ رسولِ اکرم ﷺ کی حرمت اور شانِ رسالت کے بارے میں دو آراء نہیں، اس لئے اس بل کو مؤخر کرنے کا کوئی جواز نہیں، اور اگر اس کی منظوری جلد نہ کی گئی تو یہ بھی ایک جرم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کا ملزم صرف سزائے موت کا ہی حق دار ہے۔ انہوں نے امام خمینی کی بھی مثال دی، انہوں نے شاتم رسول سلمان رشدی کے بارے میں فیصلہ نہیں بدلا۔ سینیٹر مولانا سمیع الحق، سینیٹر حافظ حسین احمد، میاں عالم علی لالیکا، سید اشتیاق اظہر نے بھی بل کی فوری منظوری پر زور دیا۔ سینیٹر راجہ ظفرالحق، عبدالرحیم مندوخیل اور جام کرارالدین نے توہین رسالت کی تشریح کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ وزیر قانون نے یقین دلایا کہ اس بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل سے تشریح طلب کی جائے گی۔ ایوان نے متفقہ طور پر بل کی منظوری دے دی، ایوان نے کاپی رائٹ آرڈی نینس میں مزید ترمیم کے بل پر غور جمعرات تک مؤخر کردیا۔ میاں عالم علی لالیکا، ڈاکٹر بشارت الٰہی، سید اقبال حیدر نے کہا کہ قانون سازی ایوان کے ذریعے ہونی چاہئے، اور آرڈی نینس کا اجرا نہیں ہونا چاہئے، ایوان کا اجلاس بعد میں جمعرات کی صبح ۱۰ بجے تک ملتوی ہوگیا۔''

گویا پاکستان میں وفاقی شرعی عدالت کی ہدایت، قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد، سینیٹ کا اس قانون کو من عن پاس کرنا اور پھر قومی اسمبلی میں بحث و تمحیص کے بعد توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت دینے کا فیصلہ کرنا، یہ سب وہ مراحل تھے جن سے قانون توہین رسالت گزرا ہے، اور اب اس ملک کا یہ قانون بن چکا ہے۔

حیرت ہے کہ جمہوریت کا دعوے دار مغرب، جمہوری طریقے سے بننے والے اس قانون کو آج تک ہضم نہ کرسکا، اور اوّل روز سے ہی اس قانون کو ختم کرانے اور معطل کرانے کی کوششوں میں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ دین دشمنوں اور ملک دشمنوں سے ہمارے ملک وقوم کی حفاظت فرمائے اور سیاسی راہنماؤں کو اغیار کے ہاتھوں کھلونا بننے سے محفوظ فرمائے، آمین! ☆☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

خبروں پر ایک نظر

قانون تحفظ ناموس رسالت سے متعلق تربیتی نشست

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲ر دسمبر ۲۰۱۰ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ ذالیما میں تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے ائمہ مساجد اور علماء کرام کی ایک تربیتی نشست منعقد کی گئی، جس کی صدارت حضرت مولانا صابر شاہ خطیب جامع مسجد چار مینار نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ انہوں نے قانون ناموس رسالت کی غرض وغایت اور اہمیت وافادیت سے علماء کو آگاہ کیا۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تمام مساجد میں عام مسلمانوں میں تحفظ ناموس رسالت کے متعلق شعور اجاگر کیا جائے اور انہیں اس قانون کے دفاع کے لئے بیدار کیا جائے۔ اجلاس میں مفتی محمد زاہد زینت مسجد، مولانا عبدالرؤف سبحانی مسجد، مولانا فضل غفار مسجد فاروق اعظم، مولانا سعید الرحمن محمدی مسجد، مولانا محمد اسلام مکہ مسجد، مولانا سعید احمد عسکری ۴ اور کارکنان ختم نبوت عبدالمجید، جلال، افضل سمیت دیگر حضرات نے شرکت کی۔ اس خصوصی نشست کے انتظام خطیب وامام رحمانیہ مسجد حضرت مولانا سید صلاح الدین شاہ صاحب نے کئے۔

بعد نماز عشاء اسی مسجد میں مولانا قاضی احسان احمد کا دوبارہ بیان ہوا۔ انہوں نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کی حفاظت کرنا تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور آپ ﷺ سے وفاداری کا ثبوت ہے، اگر امت مسلمہ نے کوتاہی اور سستی کا مظاہرہ کیا تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی، انہوں نے تمام مسلمانوں اور عاشقان مصطفی سے پرزور اپیل کی کہ پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے دفاع کے لئے اپنے تمام اختلافات پس پشت ڈال کر متحد ہو کر گستاخان رسول کے عزائم کو خاک میں ملادیں۔

صحابہ کرامؓ نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنے جانیں قربان کیں: مولانا توصیف احمد

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب جامع مسجد ضیاء محمد خان گوٹھ اسکاؤٹ کالونی میں تحفظ ناموس رسالت کے سلسلہ میں ایک پروگرام رکھا گیا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے لئے صحابہ کرامؓ کی زندگی قابل تقلید ہے۔ صحابہ کرامؓ نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔ گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف فوج کشی کی اور اسے جہنم رسید کرکے دم لیا۔ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے اہل بیت کی توہین کی، نواسۂ رسول حضرت امام حسینؓ کے متعلق کہا: ”میں اس سے بہتر ہوں۔“ ایک جگہ لکھا: ”سو حسین میری جیب میں ہیں۔“ امیر المومنین حضرت علیؓ کے متعلق لکھا: ”تم مردہ علی کو تلاش کرتے ہو زندہ علی (مرزا) تم میں موجود ہے۔“ پوری امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ ان گستاخان اہل بیت کا بائیکاٹ کیا جائے۔

بعد ازاں مولانا توصیف نے بعد نماز عشاء جامعہ ابوبکر صدیق میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ محرم الحرام میں عموماً حضرت عمر فاروق اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی شہادتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔“ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نبوت کی استعداد حضرت عمر فاروقؓ میں موجود تھی۔ مگر آپ آخری نبی ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی زندگی بھر کی نیکیوں کا سودا حضرت ابوبکر صدیق سے اس نیکی کے بدلے کرنا چاہا جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکیداری اور پہریداری کی وجہ سے سفر ہجرت مدینہ میں نصیب ہوئی۔ اس سے خلافت رسول کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے، آج ضرورت ہے ایسے افراد کی جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے تن من دھن کی قربانی پیش کریں۔

جماعتی سرگرمیاں

☆.....تحفظ ناموس رسالت قانون کے لئے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے عوام کی ذہن سازی کے لئے پورے پاکستان میں علماء وخطباء حضرات کے نام ایک خط لکھا جس میں ان کو متوجہ کیا گیا کہ ناموس رسالت ایکٹ کی حمایت کے لئے رائے عامہ ہموار کی جائے اور اس قانون کو ختم یا اس میں ترمیم کرنے کے خواہشمند عناصر کی ناپاک کوششوں کو ناکام بنانے کی بھرپور جدوجہد کی جائے۔

☆.....۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی زیر اہتمام آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں مشترکہ طور پر ”تحریک ناموس رسالت“ کے پلیٹ فارم سے تحریک کا آغاز کیا گیا۔

☆.....کانفرنس کے اعلانات کے مطابق ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۰ء بعد نماز جمعہ احتجاجی مظاہروں کے لئے مساجد کے ائمہ وخطباء حضرات کے نام اپیل کی گئی اور انہیں مظاہروں کی قیادت کی ذمہ داری سونپی گئی۔

☆.....اعلامیہ کے مطابق ۳۱ر دسمبر کو ملک گیر شٹر ڈاؤن ہڑتال کی کال دی گئی۔ تمام مسلمانوں اور عاشقان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ہڑتال کو کامیاب بنانے کی اپیل کی گئی۔

Regd#SS.160

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اسکے مسلماں ہو نہیں سکتا!

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت میں ترمیم حضور خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت سے محرومی کا باعث ہے

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ میں حکومت کوئی ترمیم نہ کرے

اہلِ ایمان پاکستان اِس کو کبھی برداشت نہیں کریں گے

حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل

سرکاری حکام اور اربابِ حل و عقد سے اپیل ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ؐ کے وفادار بن کر رہیں اور کسی عہدہ کے لالچ یا دنیا کی عارضی عزت کے بدلے خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔

عکاظ پوسٹرز لاہور 042-37574180

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ملتان پاکستان
061-4514122, 042-5862404